REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۵

شمارہ ۴۷

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN Pin. 143516

۲۴ ذیقعدہ ۱۳۹۶ ہجری　　۱۸ نبوت ۱۳۵۵ ہش　　۱۸ نومبر ۱۹۷۶ء

اخبارِ احمدیہ

• قادیان ۱۵ نبوت (نومبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔
احباب اپنے امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

✦ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کافی کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

• قادیان ۱۵ نبوت (نومبر) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

• قادیان ۱۵ نبوت (نومبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔
الحمد للہ

ہمارا ایمان ہے کہ مہدیٔ موعود کے ذریعہ ہی غلبۂ اسلام مقدر ہے

مگر

اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے چندہ تحریکِ جدید کے نئے سال کے آغاز کا

باضابطہ اعلان!

ربوہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۹۶ھ (مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۶ء / ۲۹ اخاء ۱۳۵۵ ہش) آج بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامع مسجد اقصیٰ میں اپنے بصیرت افروز اور روح پرور خطبہ جمعہ میں چندہ تحریکِ جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرما دیا۔ اور احبابِ جماعت کو یہ تحریک فرمائی کہ مسیح موعود و مہدی مسعودؑ کے زمانہ میں غلبۂ اسلام کی اس عظیم بشارت کے مطابق جو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی گئی وہ اپنی قربانیوں اور جدوجہد کو اپنی انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں اور اس امر پر کامل ایمان اور یقین رکھیں کہ دنیا خواہ اپنا پورا زور لگا لے مگر وہ خدائی ارادوں اور منصوبوں کو ہرگز ناکام نہیں بنا سکتی۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ جو لوگ میرا کہا مانتے ہیں بالآخر وہی کامیاب ہوں گے اور حقیقی سکونِ قلب انہیں کو حاصل ہوگا۔ حضور نے فرمایا جو اقوام اس وقت مادی ترقی، ظاہری عیش و آرام میں اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہیں انہیں بھی اگر ٹٹولا جائے تو یہی نظر آئے گا کہ وہ اس سکون اور اطمینان سے محروم ہیں جو حقیقی کامیابی اور فلاح کے نتیجہ میں حاصل ہوا کرتا ہے۔ حقیقی کامیابی اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا اور فرمانبرداری میں مضمر ہے۔ یہی وہ امر ہے جسے سمجھانے اور دنیا کو اس کے دکھوں سے نجات دلانے کے لئے اسلام کی طرف سے گزشتہ چودہ سو سال سے ایک حسین مجاہدہ جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس مجاہدہ کی ذمہ داری جماعتِ احمدیہ پر عائد ہوتی ہے جو اس مسیح موعود اور مہدیٔ مسعودؑ کی جماعت ہے جس کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی بشارت سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تھی۔ اسی مجاہدہ کا ایک حصہ تحریکِ جدید ہے جسے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں جاری فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریکِ جدید کے عظیم ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ بیرونی ممالک میں اس الٰہی تحریک کے نتیجہ میں بلاشبہ لاکھوں لوگوں نے حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کی توفیق پائی ہے۔ لیکن ابھی دنیا کی ایک کثیر آبادی ایسی ہے جسے ہم نے اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ بظاہر یہ بڑا مشکل کام ہے مگر ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہ کام ہمارے ذریعہ سے ہی ہونا ہے اور ہونا بھی ہے بہت تھوڑے سے عرصہ میں کیونکہ آئندہ صدی ہمارے ایمان کے مطابق غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں گے اور اپنی استعداد کے مطابق اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں گے تو پھر جو کمی رہ جائے گی اسے وہ خود پورا کر دے گا۔ انشاء اللہ

حضور نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ گزشتہ آٹھ سالوں سے چندہ تحریک کا گراف خدا کے فضل سے بلندی کی طرف ہی بڑھ رہا ہے اور بالخصوص ۷۴-۷۵ء، ۷۶ء میں جو مختلف آفات و حوادث اور ابتلاؤں کے سال تھے ان میں یہ گراف سرعت کے ساتھ بلندی کی طرف چڑھا ہے سالِ رواں میں یہ چندہ ۱۲ لاکھ ۷۰ ہزار تک پہنچا ہے نئے سال کے لئے میں اس کا ٹارگٹ پندرہ (۱۵) لاکھ مقرر کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جماعت انشاء اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دکھائے گی تا کہ ہمارے قلوب پہلے سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور ہو جائیں۔ آخر میں حضور نے فرمایا اسلام کا ادیانِ باطلہ پر غلبہ مہدیٔ موعودؑ کے زمانہ میں مقدر ہو چکا ہے یہ ہمارا ایمان اور اعتقاد ہے بیشک سختیاں بھی آئیں گی۔ ابتلاء بھی آئیں گے مگر دنیا خدا تعالیٰ کی اس تقدیر کو کبھی ناکام نہیں بنا سکتی ہمارا قدم انشاء اللہ شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائیگا مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں اور اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(اخبار احمدیہ لندن ماہ ستمبر تا نومبر ۱۹۷۶ء)

جلسہ سالانہ قادیان

فتح ۱۳۵۵ ہش
۱۸-۱۹-۲۰
دسمبر ۱۹۷۶ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۵ ہش (۱۹۷۶ء) کو منعقد ہوگا۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس محلہ احمدیہ قادیان سے چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۸ نبوت ۱۳۵۵ ہش

جلسہ سالانہ قادیان میں آپ کی شرکت

نظارت دعوت و تبلیغ کے اعلان کے مطابق قادیان میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ امسال بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر قرار پایا ہے۔ اب تو جلسہ کی یہ تاریخیں اس قدر قریب پہنچ گئی ہیں کہ جب یہ پرچہ آپ کے پاس پہنچے گا تو ایک ماہ سے بھی کم دن باقی رہ گئے ہوں گے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے روانگی کی تیاری کرنی چاہیئے تیاری میں یہ بات بھی داخل ہے کہ دُور سے روانہ ہونے والے دوست ریلوے کی سیٹیں ریزرو کرالیں۔ سفر کا ضروری سامان اکٹھا کرلیں۔ اسی طرح چونکہ قادیان میں اُن دنوں اچھی خاصی سردی ہوا کرتی ہے اس لئے علاوہ گرم بستر کے آپ کے روزانہ پہننے کے ملبوسات بھی ایسے ہوں جو پنجاب کی سردی کا بخوبی مقابلہ کر سکیں۔ اہل و عیال کو ساتھ لانے والے احباب کے لئے تو یہ بات اور بھی اہم اور ضروری بن جاتی ہے کہ بچوں اور خواتین کو سردی سے بچانے کے لئے ملبوسات کا حد تک تسلی بخش انتظام ہو۔

ہمارا یہ جلسہ سالانہ ایک رُوحانی اجتماع ہے، جو دُنیا کے دوسرے اجتماعات سے بالکل ہی مختلف ہے۔ اسی لئے تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الٰہی جلسہ کے آغاز ہی میں فرمایا تھا کہ :-

" لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالےٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

حضور علیہ السلام کی اس صریح وضاحت کے بعد یہ امر بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے کہ مرکزِ سلسلہ میں منعقد ہونے والا اجماعتی جلسہ سالانہ محض رُوحانی جلسہ ہے جو دوسرے اجتماعات یا میلوں وغیرہ سے بالکل مختلف ہے۔ اس طرح جو بھائی اور بہن اس جلسہ میں شرکت کے لئے اپنے وطن سے قادیان کے لئے سفر کرنے کا عزم کریں مقدم امر یہی ہے کہ اُن کے پیشِ نظر روحانیت میں اپنے آپ کو بڑھانا، روح کی صفائی اور خدا تعالےٰ کی خوشنودی کا حصول ہو

مندرجہ اقتباس کے دوسرے حصہ میں جہاں حضور علیہ السلام نے اس جلسہ کی بنیاد خدا تعالےٰ کے منشاء اور اس کے حکم کے تحت رکھے جانے کا ذکر فرمایا ہے۔ اس سے اس جلسہ کی اہمیت و عظمت واضح ہوجانے کے ساتھ ساتھ حضور ؑ نے خدا تعالےٰ کی اُس بشارت کا بھی بطور پیشگوئی تذکرہ فرمادیا ہے کہ آئندہ چل کر اللہ تعالےٰ کی قدرت اس جلسہ کو بڑی ہی برکتوں کا ذریعہ بنانے والی ہے۔ کیا بلحاظ اس کے کہ اس قادر و توانا خدا کی قدرت کے تحت اس برگزیدہ جماعت کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی۔ اور اُس کی ایک علامت یہ بھی ہر سال دُنیا پر ظاہر ہوتی چلی جایا کرے گی کہ سلسلہ حقہ میں داخل ہونے والے رُوحانی کشش اور جذبہ کے تحت اس الٰہی جلسہ میں شمولیت کی خاطر دُور دراز سے چلے آیا کریں گے۔ نہ صرف دُنیا کے کسی ایک حصہ سے بلکہ خدا تعالےٰ ایسا فضل فرمائے گا کہ اکنافِ عالم سے سعید روحیں اس جماعت میں شامل ہوجانے کے بعد جلسہ سالانہ میں شمولیت کی خاطر مرکزِ سلسلہ میں ابراہیمی طیور کی طرح یَأْتِيْنَكَ سَعْيًا کا عملی نمونہ دکھانے والی بنتی رہیں گی ــــ!

کس قدر ایمان افروز ہیں حضور علیہ السلام کے یہ الفاظ جن میں جلسہ سالانہ سے متعلق حضور ؑ نے اللہ تعالےٰ کی تائید کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :-

" اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔"

اب جبکہ اس الٰہی بشارت اور پیشگوئی پر ۸۴ سال گزر رہے ہیں۔ اور دُنیا خود اس عظیم الشان فضل الٰہی کا مشاہدہ کر سکتی ہے کہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں منعقد ہونے والوں کی تعداد اوّلاً صرف ۷۵ نفوس پر مشتمل تھی اور حضور ؑ کی وفات تک منعقد ہونے والے جلسوں میں حاضرین کی تعداد زیادہ سے زیادہ سینکڑوں میں شمار کی جا سکتی تھی۔ لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ بفضلہٖ تعالےٰ ہزاروں سے تجاوز کر کے لاکھ سے بھی اوپر حاضرینِ جلسہ کی گنتی ریکارڈ ہو چکی ہے۔

یہ تو ہوئی عمومی طور پر حاضرینِ جلسہ کی تعداد کی بات، اب اسی بشارت کے اس پہلو پر غور کریں جو

" اس کے لئے قومیں تیار کی گئی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔"

کے الفاظ میں خصوصیت سے نمایاں ہو رہا ہے۔ یہ پہلو صاف طور پر جماعت کی بین الاقوامی حیثیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آج ۸۴ سال بعد اس کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔ بالخصوص جبکہ گزشتہ دو سالوں سے بیرونی ممالک سے وفود کی صورت میں مخلصین جماعت جلسہ سالانہ میں شرکت کے جس جذبہ اور محبت کے ساتھ آنے لگے ہیں، اس سے خدا تعالےٰ کی طرف سے دی گئی بشارت لفظاً لفظاً پوری ہوتے ہوئے ہر کس و ناکس جلسہ سالانہ کے دنوں میں بچشم خود مشاہدہ کر سکتا ہے۔ غور کا مقام ہے کیا کسی انسان کے اپنے اختیار میں ہے کہ پیش از وقت یہ بات کہے اور بات بھی ایسی جو دُنیا کے اکناف سے جذبۂ خلوص و محبت کے تحت کھنچے چلے آنے سے تعلق رکھتی ہو۔ لامحالہ جب تک اُس برگزیدہ بندہ کا خدائے عالم الغیب کے ساتھ قرب کا تعلق نہ ہو اُس وقت تک نہ تو ایسی بات اُس کے قلم سے نکل سکتی ہے اور نہ قبل از وقت بیان کردہ بات کچھ وقت گزر جانے کے بعد لفظاً لفظاً پوری ہو سکتی ہے ــ!

بھائیو! خدا کی بشارت کے اس طور سے پورا ہونے کی تو ابھی شروعات ہی ہیں جس کا ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ آنے والے وقتوں میں خدا اس سے بھی زیادہ شان و شوکت کے ساتھ اپنے مامور کو بتائی ہوئی بات پورا کر کے دُنیا پر ظاہر کر دے گا کہ جس کو ۱۸۹۲ء میں ہر سننے والا شخص ظاہری طور پر قیاس کرتے ہوئے انہونی سمجھتا تھا، وہ ہو کر رہی۔ کیوں ہو کر رہی ؟ اس پر بھی حضور ؑ نے اسی عبارت کے آخر میں روشنی ڈالتے ہوئے فرمادیا کہ :-

" یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

چنانچہ جس شخص نے ۱۸۹۲ء کے حالات پر قیاس کرتے ہوئے اسے انہونی سمجھا بلاشبہ اُس نے اِس کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش نہ کی کیونکہ خدائی قدرت کی تو نرالی شان ہی یہی ہے کہ ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور ٭ ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اب آئیے! جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد پر بھی ایک نظر کرتے جائیں۔ حضور ؑ نے اسی اشتہار میں جس کا ہم نے اوپر حوالہ درج کیا ہے۔ اس جلسہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے جو اغراض موٹے طور پر بیان فرمائے ہیں، وہ حضور ؑ ہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہیں :-

(۱)ــ " اس جلسہ کی بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات دینی وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو۔

(۲)ــ صرف طلبِ علم اور مشورۂ امدادِ اسلام اور ملاقاتِ اخوان کے لئے یہ جلسہ تجویز کیا ہے۔

(۳)ــ اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔

(۴)ــ ماسوا اس کے اس جلسہ میں یہ ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

آپ ہر سال ہی جلسہ سالانہ کا تقریری پروگرام نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے پہلے تو اجمالی رنگ میں بصورت اعلان مطالعہ فرمایا کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے گزشتہ سے پیوستہ پرچہ بدر میں اس سال ہونے والے جلسہ میں جن عنوانات پر تقاریر کی جانے والی ہیں، اُن کا تفصیلی مطالعہ کر لیا ہوگا ــــ جلسہ کے معاً بعد ایک تفصیلی رپورٹ جلسہ کے بارہ میں شائع کی جاتی ہے۔ (آگے صلا پر ملاحظہ فرمائیں)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دورہ امریکہ و کینیڈا میں

بمقام ٹورونٹو کینیڈا حضور کی زیرِ صدارت امرائے جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کا اجلاس

امرائے کرام کو اہم دینی ہدایات اور استقبالیہ تقریب میں حضور کا بصیرت افروز خطاب

ٹورونٹو (کینیڈا) ۸ ر اگست کی شام کو نیویارک سے ٹورونٹو پہنچنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ ر اگست کا دن انتہائی مصروفیت میں گزارا صبح پریس کانفرنس سے خطاب فرمانے کے علاوہ حضور نے امرائے کرام جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کے ایک خصوصی اجلاس کی صدارت فرمائی اور انہیں تنظیمی، تربیتی اور تبلیغی امور کو موثر طور پر سرانجام دینے کے سلسلہ میں اہم ہدایات سے نوازا۔

امرائے کرام کا اجلاس

۹ ر اگست کو حضور ایدہ اللہ نے جماعتہائے احمدیہ کینیڈا کے امراء کا اجلاس طلب کیا ہوا تھا۔ یہ اجلاس حضور کی پریس کانفرنس سے خطاب فرمانے کے بعد قبل دوپہر گیارہ بج کر چالیس منٹ پر حضور ایدہ اللہ کے تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد ہوٹل ان ادن دی پارک کے پرتمیر سوئٹ میں شروع ہوا اجلاس میں جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کے نیشنل امیر مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب کے علاوہ امیر جماعتِ احمدیہ ٹورونٹو مکرم مبارک احمد خان صاحب، امیر جماعتِ احمدیہ اوٹاوا مکرم عبداللطیف صاحب امیر جماعتِ احمدیہ مانٹریال مکرم میاں منیر احمد صاحب، امیر جماعت احمدیہ برنٹ فورڈ مکرم مرزا مشتاق احمد صاحب، امیر جماعت احمدیہ گلیس بے مکرم خلیفہ عبدالمومن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہیلی فیکس مکرم شہاب احمد صاحب اور امیر جماعت احمدیہ کارنوال مکرم قاضی اکبر محمود صاحب نے شرکت کی۔

حضور ایدہ اللہ نے پہلے ہر امیر جماعت سے تنظیمی، تربیتی اور تبلیغی امور کے بارہ میں دریافت فرمایا نیز ہر جماعت میں چندوں کی وصولی کے انتظام اور آمد و خرچ کا سرسری جائزہ لیا جملہ امرائے نے اس رائے کا اظہار کیا کہ کینیڈا میں کوئی مشن ہاؤس، مسجد اور باقاعدہ مبلغ موجود نہ ہونے کی وجہ سے اس درجہ منظم بنیادوں پر کام نہیں ہو رہا جس طرح کہ ہونا چاہیئے اگر مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر عمل میں آجائے اور مبلغین کی آمد کا سلسلہ شروع ہو جائے تو چندوں کی وصولی زیادہ منظم طریق پر ہو سکتی ہے نیز تربیتی اور تنظیمی امور بھی خاطر خواہ طریق پر انجام پا سکتے ہیں۔

حضور نے امراء صاحبان کی معروضات سننے کے بعد انہیں نہایت بیش قیمت اور تفصیلی ہدایات سے نوازا حضور نے فرمایا آپ کے حالات سے آگاہی حاصل کرنے اور یہاں کی صورتِ حال کا جائزہ لینے کے اعتبار سے میرا یہاں آنا خود میرے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے اور انشاء اللہ اس کا آپ کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ جہاں تک مبلغ بھجوانے کا تعلق ہے کینیڈا میں بھی جلد مبلغ بھجوانے کی کوشش کی جائے گی۔ اور جتنا جلد ممکن ہوا آپ کے پاس مبلغ پہنچ جائے گا۔

تعمیر مسجد کے لئے مساعی

مسجد کی تعمیر کے ضمن میں حضور نے فرمایا مسجد کے متعلق دو تصور پائے جاتے ہیں ایک تو UTILITY یعنی افادیت کے نقطۂ نگاہ سے مساجد تعمیر کی جاتی ہیں اور دوسری قسم کی مساجد میں افادیت سے زیادہ نمائش کا پہلو غالب رہتا ہے۔ موجودہ مرحلہ میں ہم کو مسجد کی تعمیر پر زیادہ رقم خرچ نہیں کرنی چاہیئے بلکہ افادیت کو مدِ نظر رکھ کر ایسی مسجد تعمیر کرنی چاہیئے جس سے ضرورت پوری ہو سکے۔ اس وقت زیادہ اہمیت اس امر کو حاصل ہے کہ ہم یہاں احمدیوں کو مغربی ماحول کے برے اثرات سے بچانے اور نئی پود کی خالص اسلامی ماحول میں تربیت کرنے پر زور دیں اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ فوری طور پر آپ شہر سے تیس چالیس میل باہر بیس تیس ایکڑ زمین حاصل کریں شہر سے باہر آپ کو زمین سستی اور آسان قسطوں پر مل جائے گی۔ اور وہاں آپ کمیونٹی سنٹر بنائیں اس میں آپ تعطیلات کے دوران دینی تربیت کے کورس جاری کریں ان میں بچے اور نوجوان شریک ہوں اس طرح بچوں اور نوجوانوں کو دین سکھانے اور انہیں اسلامی آداب کا پابند بنانے میں بہت مدد ملے گی اس کے علاوہ شہر میں ایک کمرہ کرایہ پر حاصل کر کے اسے نمازوں کا مرکز بنائیں اور وہاں باجماعت نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں ساتھ کے ساتھ شہر میں یا شہر کے قریب مسجد کے لئے زمین خریدنے کی کوشش بھی جاری رکھیں جب زمین مل جائے تو اس پر افادیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حسب ضرورت مسجد تعمیر ہو سکتی ہے جہاں تک اس کے لئے قربانی اور ایثار سے کام لینے کی ضرورت ہے آپ لوگ انگلستان کی جماعت سے سبق حاصل کر سکتے ہیں گوٹن برگ میں جو مسجد تعمیر ہوئی ہے اور جس کا انشاء اللہ تعالیٰ میں ۲۰ ر اگست کو افتتاح کروں گا۔ اس کے اخراجات میں سے ۷۵ ہزار پونڈ انگلستان کی جماعت نے اپنے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں سے مہیا کئے ہیں۔ ایک سال کے اندر اندر یہ رقم ادا کرنے کے بعد انگلستان کی جماعت اب اوسلو میں بھی مسجد تعمیر کرنے کا بوجھ اٹھانے کے لئے تیار ہو گئی ہے۔

اس مرحلہ پر ایک دوست نے عرض کیا کہ آجکل چرچ کی خالی عمارتیں فروخت ہو رہی ہیں اور سستے داموں مل جاتی ہیں اگر ہم بھی کوئی ایسی عمارت خرید لیں تو اسے باآسانی مسجد میں تبدیل کیا جا سکتا ہے اس پر حضور نے فرمایا۔ نہیں ہرگز نہیں ہم اپنی مسجدیں آپ بنائیں گے۔ ہم یہ الزام نہیں لینا چاہتے کہ ہم نے عیسائیت کی عبادت گاہوں کو مساجد میں تبدیل کر دیا ہے

چندوں کی باشرح وصولی کا انتظام

چندوں کی باشرح اور باقاعدہ ادائیگی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے حضور نے فرمایا اگر یہاں کے دوست پوری شرح کے مطابق باقاعدہ چندے ادا کرنا شروع کر دیں اور آپ لوگ ان سے وصولی کے نظام میں باقاعدگی پیدا کر لیں تو آپ ایک نہیں کئی مسجدیں تعمیر کر سکتے ہیں ہر شخص کو شرح کے مطابق چندہ ادا کرنا چاہیئے یہ درست نہیں ہے کہ دوست تھوڑی بہت رقم ادا کر کے یہ سمجھ لیں کہ چندوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ فرض تو اسی صورت میں ادا ہو سکتا ہے کہ سب دوست شرح کے مطابق باقاعدگی سے چندہ ادا کریں۔ اگر کسی مجبوری کی بناء پر کوئی دوست شرح کے مطابق چندہ نہ ادا کر سکتے ہوں تو شرح از خود کم کرنے کی انہیں اجازت نہیں ہے ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ انفرادی طور پر خلیفۂ وقت سے درخواست کر کے شرح میں کمی کی اجازت لیں جہاں تک شرح میں کمی کا سوال ہے یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کے چندہ میں کمی کرنے کا یا اس کے بقائے معاف کرنے کا خلیفۂ وقت کو بھی اختیار نہیں ہے باقی چندوں کے بارہ میں خلیفۂ وقت کسی شخص کی درخواست پر اس کی مجبوریوں کے پیشِ نظر شرح میں کمی بھی کر سکتا ہے اور بقائے معاف بھی کر سکتا ہے بہرحال کوشش کریں کہ تمام دوست باقاعدگی سے باشرح چندہ ادا کریں اور اگر کوئی دوست باشرح ادا نہ کر سکتے ہوں تو وہ از خود شرح میں کمی نہ کریں بلکہ اس کی خلیفۂ وقت سے اجازت حاصل کر لیں۔ اگر آپ اس پر کما حقہ عمل کریں گے تو آپ کے لئے مشن ہاؤس اور مسجد تعمیر کرنا قطعاً مشکل نہ ہو گا۔ اور آپ تربیتی اور تبلیغی سرگرمیوں میں باآسانی وسعت پیدا کر سکیں گے۔

جماعتی تنظیم کا بنیادی گر

جماعتی تنظیم کے سلسلہ میں باہمی اتحاد و اتفاق اور یکجہتی پیدا کرنے پر زور دیتے ہوئے حضور نے فرمایا اتحاد و اتفاق اور یکجہتی کے بغیر کوئی تنظیم قائم نہیں ہو سکتی اور ہو بھی جائے تو وہ خاطر خواہ طریق پر چل نہیں سکتی لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ سرے سے کوئی اختلاف رونما ہی نہ ہو اس بارہ میں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر وہ اختلاف جس سے بہتری کے سامان پیدا ہوتے ہیں وہ اسلامی اختلاف ہے۔ اور رحمت و برکت کا موجب ہے برخلاف اس کے جس اختلاف کے نتیجہ میں بہتری کے سامان پیدا نہ ہو بلکہ تنظیم میں خلل پڑنے لگے اور فرائض کی ادائیگی سے پہلو تہی کا رجحان پنپنے لگے تو ایسا اختلاف سراسر غیر اسلامی ہے وہ موجب رحمت نہیں بلکہ موجب زحمت ہے اسلامی اختلاف اور غیر اسلامی اختلاف کے باہمی فرق کو مدِ نظر رکھنا از حد ضروری ہے

مغربی ماحول کے برے اثرات سے بچنے کی اہمیت

مغربی تہذیب اور مغرب کے سراسر

مادی ماحول کے برے اثرات سے بچنے اور نئی نسلوں کو ان سے بہر طور محفوظ رکھنے کے سلسلہ میں حضور نے پردہ کی اہمیت پر بہت زور دیا اور اس ضمن میں فرمایا مغرب میں عورتوں اور مردوں کے درمیان غیر فطری میل جول کے نظریہ سے بہت نقصان پہنچا ہے عورتوں اور مردوں کے درمیان مساوات پر اسلام بھی زور دیتا ہے لیکن وہ غیر فطری نہیں بلکہ فطری مساوات کا قائل ہے۔ وہ فطری مساوات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کو جو صلاحیتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں ان کی کامل نشوونما کا انتظام ہونا چاہئیے صلاحیتوں اور استعدادوں کی کامل نشوونما کے یکساں مواقع مہیا ہونے کے لحاظ سے اسلام مردوں اور عورتوں کے درمیان کامل مساوات کا قائل ہے۔ لیکن بعض صلاحیتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو ہی عطا کی ہیں مردوں کو نہیں عطا کیں اسی طرح بعض صلاحیتیں ایسی ہیں جو اس نے مردوں کو عطا کی ہیں عورتوں کو نہیں عطا کیں۔ بعض صلاحیتوں میں اس تفاوت کی وجہ سے اسلام نے دونوں کی صلاحیتوں کی کامل نشوونما کے علیحدہ علیحدہ دائرے مقرر کر دیئے ہیں اور اسی حکمت کی بناء پر اس نے پردہ کا حکم دیا ہے۔ اس حکم کا اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے اس حکم پر بھی عمل از حد ضروری ہے اب اگر کوئی عورت ایسی ہے جو مغربی اثر کے ماتحت قرآن پر عمل کرنا نہیں چاہتی اسے چاہئیے کہ وہ احمدیت چھوڑ دے کیونکہ خدا کو کسی کی ضرورت نہیں ہے

عظیم قربانیوں کے پانچ سال

آخر میں حضور نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں پانچ سال امریکہ میں رہ کر آیا ہوں اور اب روس جاؤں گا۔ یہ خواب ایک رنگ میں میرے ذریعہ پوری ہوئی ہے کیونکہ خلفاء سلسلہ احمدیہ میں سے میں ہی پہلا خلیفہ ہوں جسے خدا تعالیٰ نے امریکہ اور کینیڈا کا دورہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے یہ خواب بتا رہی ہے کہ آئندہ پانچ سال شمالی امریکہ میں رہنے والے احمدیوں کے لئے خاص اہمیت کے حامل ہیں اور ان پانچ سالوں میں ان پر بہت عظیم ذمہ داریاں عائد ہونے والی ہیں آپ اسی طرح قربانیاں کرنے اور ذمہ داریاں نبھانے کے لئے تیار ہو جائیں جس طرح ۴۴

”بنی نوعِ انسان آج اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ مکمل تباہی انکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی ہے“

جماعت احمدیہ کینیڈا کی طرف سے دی گئی استقبالیہ تقریب میں حضور کا احباب جماعت سے بصیرت افروز خطاب

ٹورنٹو کینیڈا ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۸ اگست ۱۹۷۶ء کو جماعت احمدیہ کینیڈا کی طرف سے دی گئی استقبالیہ تقریب میں احباب جماعت کو ایک بصیرت افروز خطاب سے نوازتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ خدا تعالیٰ سے منہ موڑنے کے نتیجہ میں مکمل تباہی بنی نوع انسان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ رہی ہے خدا تعالیٰ نے انہیں اس تباہی سے بچانے کی ذمہ داری احمدیوں پر عائد کی ہے اور اسی لئے تائید کی ہے کہ اس نے احمدیوں کو پیار اور قبولیت کا ایک خاص مقام عطا کیا ہے اور انہیں باور کرایا ہے کہ تم جس چیز کو ہاتھ لگاؤ گے اس میں برکت رکھ دی جائے گی۔ حضور نے فرمایا ہمیں چاہئیے کہ ہم اپنے مقام کو پہچانیں اور اپنے ایمانوں کو مضبوط سے مضبوط تر کر کے دنیا کو خدا کی حفاظت میں لانے کا وسیلہ بنیں۔ ہمیں چاہئیے کہ ہم خدا سے اپنے لئے اور دوسروں کے لئے امان مانگیں اگر ہم دعائیں کریں گے تو جو ہم مانگیں گے ہمیں دیا جائے گا۔ اور جب بھی ہم اس کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے وہ ہمارے لئے کھولا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

حضور ایدہ اللہ نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا زبان کوئی بھی ہو اور خواہ کسی حد تک ہی اسے سیکھا یا اس میں عبور حاصل کیا جائے وہ انسان کے

لام آتی ہے ایک دفعہ افریقہ کے دورہ میں مجھے عربی میں بولنا پڑا تھا۔ اور نائیجیریا کے حالیہ دورہ میں سارا عرصہ انگریزی میں ہی تقریریں کرتا رہا ہوں یہاں یہ مشکل ہے کہ صرف تین چار دوست ایسے ہیں جو اردو نہیں سمجھ سکتے اور کچھ ایسے ہیں جن کیلئے انگریزی سمجھنا مشکل ہے۔ اور ایک دوست ایسے ہیں جو عربی جانتے ہیں اب چونکہ اکثریت اردو جاننے والوں کی ہے اسی لئے میں اس وقت اردو میں ہی خطاب کروں گا۔

مہدی علیہ السلام کا مقام

اس کے بعد حضور نے تقریر کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا جہاں تک ظہورِ مہدی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا تعلق ہے یوں تو سارے ہی فرقے ان کے وارث ہیں لیکن دو گروہ ایسے ہیں جو ظہور مہدی پر بہت پختہ ایمان رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کو خاص اہمیت دیتے ہیں ان میں سے ایک شیعہ حضرات ہیں وہ کہتے ہیں کہ امام مہدی آئے تھے لیکن کچھ عرصہ کے بعد غائب ہو گئے اور آخری زمانہ میں اب پھر آئیں گے ان کی کتب میں سینکڑوں احادیث ایسی آتی ہیں جن میں مہدی علیہ السلام کی آنے کی بشارت دی گئی ہے میں نے ان حضرات کی ایران سے آمدہ بعض کتابیں پڑھی ہیں انہوں نے ظہورِ مہدی سے متعلق نہ صرف وہ احادیث ہی درج کی ہیں جو ان کے ہاں مستند مانی جاتی ہیں بلکہ ان احادیث کو بھی بہت محبت اور پیار سے نقل کیا ہے جنہیں سنّی بزرگ مستند قرار دیتے ہیں۔

انہوں نے مہدی علیہ السلام کے متعلق ایک بات یہ لکھی ہے کہ مہدی علیہ السلام کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل مبعوث ہونے والے جملہ انبیاء سے افضل ہے اور دلیل اس کی یہ دی ہے کہ مہدی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ کے ظلِ کامل ہیں جبکہ دوسرے انبیاء آنحضور کے ظلِ کامل نہیں تھے۔ تمام انبیاء کو علم قرآن کا صرف ایک حصّہ دیا جاتا رہا جیسا کہ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتَابِ سے ظاہر

ہے۔ انہوں نے استدلال یہ کیا ہے کہ جسے صرف ایک حصّہ دیا گیا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عکسِ کامل نہیں ہو سکتا ان کے نزدیک سارے کے سارے انبیاء اپنی اپنی جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی نہ کسی لحاظ سے عکس تو تھے لیکن ان میں سے کوئی بھی عکسِ کامل نہ تھا۔ اور نہ ان میں سے کوئی عکس کامل بن سکتا تھا۔ کیونکہ کامل شریعت کا نزول ابھی عمل میں نہ آیا تھا۔ لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بنی نوع انسان کو کامل شریعت دیدی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کہہ دیا گیا تو آپ کی اُمّت کے افرادِ خاصّہ کے لئے عکسِ کامل بنا ممکن ہو گیا اور اس لئے بھی ممکن ہو گیا کہ کامل شریعت کے نزول کے بعد افرادِ اُمّت کو ایسی استعدادیں عطا کر دی گئیں کہ وہ شریعتِ کاملہ پر کما حقّہٗ عمل پیرا ہو سکیں اور چونکہ ان کے عقیدہ کے بموجب مہدی علیہ السلام کو سب سے زیادہ قوتیں اور استعدادیں دی گئی تھیں اس لئے شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ ان کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل مبعوث ہونے والے تمام انبیاء سے افضل ہے

ہماری ذمہ داری

حضور نے مہدی علیہ السلام کے پیرو ہونے کی حیثیت میں احباب کو ان کی ایک اہم ذمہ داری یاد دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عکسِ کامل کو دیکھا اور اس پر ایمان لائے اس زمانہ کے نئے مسائل حل کرنے کے لئے حضرت مہدی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم حاصل کر کے قرآن کریم کی جو نئی تفسیر کی وہ ہمارے ہاتھ میں ہے ہماری ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا گہری نظر سے بار بار مطالعہ کر کے اس نئی تفسیر سے مستفیض ہوں اور دنیا کے سامنے اس کے نئے مسائل کا حل پیش کریں اور پھر دوسروں تک اس تفسیر کو پہنچائیں اور انہیں اس حقیقت سے آگاہ کریں کہ اس زمانہ کے گوناگوں اور نت نئے مسائل کو حل کرنے کے لئے عقل یکسر ناکافی ہے بلکہ عقل پر بکلی انحصار ہی ان مسائل کو جنم دینے کا

۲۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ان کے مابعد آنے والوں نے اسلام کی سربلندی کی خاطر قربانیاں دی تھیں اور ذمہ داریاں نبھائی تھیں۔ انہیں تو جنگیں لڑنی اور اپنی جانیں نچھاور کرنی پڑی تھیں لیکن ہمیں محبت اور پیار سے دوسروں کے دل جیتنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر قسم کی جانی اور مالی قربانیاں پیش کر کے اور ہر قسم کے دکھ اور تکالیف برداشت کر کے اپنی اس ذمہ داری کو کمال مستعدی سے ادا کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

* * *

موجب بنا ہے۔ ان مسائل کا حل حضرت مہدی علیہ السلام کی بیان کردہ تفسیر قرآنی کی روشنی میں حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔

قرآن کریم کا ایک خاص اعجازی پہلو

اس مرحلہ پر حضور نے قرآن کریم کے ایک خاص اعجازی پہلو پر تفصیل سے روشنی ڈالی حضور نے واضح فرمایا قرآن کریم آج سے چودہ سو سال پہلے نازل ہوا تھا۔ اور اس کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک شوشہ اور نقطہ محفوظ چلا آرہا ہے اس کا ایک خاص اعجازی پہلو یہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے ان معنوں میں بھی ہر لحاظ سے کامل شریعت بنایا ہے کہ یہ اس بدلتی ہوئی دنیا میں قیامت تک پیدا ہونے والے نئے سے نئے مسائل کو حل کرتا چلا جائے گا۔ دنیا والوں کو یہ بات انتہائی عجیب معلوم ہوتی ہے اور اسے وہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے لیکن اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآن مجید میں خود قرآن کی اس بے مثال خوبی کا ذکر کیا ہے۔ وہاں ساتھ ہی اس کی وجہ بھی بیان فرمائی ہے۔

چنانچہ جب ہم اس نقطۂ نگاہ سے قرآن کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں ہمیں خود اس کے اپنے متعلق دو دعوے ملتے ہیں ایک یہ کہ قرآن مجید کہتا ہے کہ میں کتاب مبین یعنی نہایت واضح اور روشن کتاب ہوں جیسا کہ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ (المائدہ آیت ۱۶) سے ظاہر ہے دوسری طرف وہ کہتا ہے کہ میں چھپی ہوئی کتاب ہوں جیسا کہ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝ (الواقعہ آیات ۷۹، ۸۰) سے ظاہر ہے بظاہر یہ بات ناممکن نظر آتی ہے کہ ایک کتاب بیک وقت مبین بھی ہو اور مکنون بھی ہو دراصل قرآن کریم مبین ہے اس لحاظ سے کہ اس کے بعض حصے بالکل واضح ہیں اور ان میں جن مسائل کو حل کیا گیا ہے انہیں ہر شخص خواہ مسلمان ہو یا غیر مسلم بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ اور اس حل سے آگاہ ہو سکتا ہے انسان کو جہاں عقل دی گئی ہے وہاں اسے بھٹکنے اور جانتے بوجھتے بھی غلط راہ اختیار کرنے کا اختیار دیا گیا ہے اسی لئے کتاب مبین کے مضامین پر بعبور حاصل کرنے کو تقدس کی علامت قرار نہیں دیا ادھر چونکہ زندگی مسلسل حرکت میں ہے اس کی وجہ سے نئے نئے مسائل ہر زمانہ میں پیدا ہوتے رہتے ہیں ہر زمانہ اور ہر صدی انسان کے لئے نئے مسائل پیدا کرتی ہے ان مسائل کے حل کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے بعض حصوں کو کتٰب مکنون قرار دیا ہے اور ساتھ ہی اگلی آیت میں فرمایا ہے لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعہ آیت نمبر ۸۰) یعنی اس کتاب مکنون کی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو مطہر ہوتے ہیں اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر زمانہ میں ایسے لوگ آتے رہیں گے جو خدا تعالیٰ سے علم پا کر کتاب مکنون کی ذیل میں آنے والے حصوں میں سے بعض حصوں کو حسب ضرورت کھول کر لوگوں کے سامنے رکھیں گے اور اس طرح اس زمانہ میں پیدا ہونے والے نئے مسائل کو حل کریں گے چنانچہ ہر زمانے میں ایسے لوگ بکثرت پیدا ہوتے رہے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر قرآن مجید کے ایسے حصوں کو جو پہلے مکنون تھے کھول کھول کر بیان کیا اور جو نئے مسائل پیدا ہوتے تھے انہیں حل کر دکھایا۔

موجودہ زمانہ کے مسائل کا حل

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی ایسی تفسیر بیان کی ہے۔ جس میں اس زمانہ کے مسائل کا حل موجود ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ صرف چودھویں صدی کے ہی مجدد نہیں ہیں بلکہ آپ نے واضح فرمایا کہ آپ الف آخر یعنی پورے ہزار سال کے بھی مجدد ہیں اس لئے آپ کی کتب میں جو قرآن مجید ہی کی تفسیر پر مشتمل ہیں آئندہ ہزار سال تک پیدا ہونے والے مسائل کا حل بیج کے طور پر موجود ہے اور جماعت احمدیہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے نئے معانی سکھائے گا اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے فیض پاکر اپنے اپنے زمانہ کے مسائل کو حل کرتے چلے جائیں گے۔ یہ کہنا کہ اب خدا تعالیٰ سے کوئی زندہ تعلق پیدا نہیں ہو سکتا دراصل قرآنی علوم و معارف کے دروازے کو مسدود کرنا ہے اور ایسا سمجھنا اس عجز کے اعتراف کے مترادف ہے کہ نعوذ باللہ قرآن مجید آئندہ زمانے میں پیدا ہونے والے مسائل کو حل کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔

عقل کی فریب کاری

حضور نے اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ موجودہ زمانہ میں مغربی اقوام نے خدا سے تعلق منقطع کرکے اور محض عقل کو ہی اپنے لئے کافی سمجھ کر اپنے آپ کو مشکلات کی منجدھار میں پھنسا لیا ہے۔ فرمایا ایک وقت میں ان کی عقل ایک فیصلہ کرتی ہے۔ اور دوسرے وقت میں وہی عقل پہلے فیصلہ کو غلط قرار دے کر ایک نیا فیصلہ کر بیٹھتی ہے۔ آخر وہ بھی غلط قرار دے دیا جاتا ہے۔ اس کی مثال دیتے ہوئے حضور نے فرمایا پہلے ماہرین نے عورتوں سے کہا تھا کہ تم بچوں کو اپنا دودھ نہ پلاؤ اگر پلاؤ گی تو تمہاری اپنی صحت برباد ہو جائے گی عورتوں نے دودھ پلانا ترک کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی اپنی صحتوں پر بھی ان کا برا اثر پڑا اور بچوں کی صحتیں الگ متاثر ہوئیں عقل کے بل پر عورتوں کو غلط مشورہ دینے کے بعد اور بہت کچھ نقصان اٹھانے کے بعد اب پھر انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ عورت کو چوبیس ماہ تک بچے کو ضرور دودھ پلانا چاہیئے۔ بصورت دیگر ماں کی صحت پر برا اثر پڑنے کا احتمال ہے۔ عقل ٹھوکریں کھا کھا کر بعد از خرابی بسیار بالآخر جس صحیح نتیجہ پر پہنچی وہ وہی ہے جس کی آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن مجید نے ماؤں کو ہدایت فرمائی تھی۔ جس کا آیت قرآنی وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ (البقرہ آیت ۲۳۴) میں ذکر ہے۔

سروں پر منڈلانے والی مکمل تباہی

حضور نے عقل پر کلی انحصار کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے متعدد لاینحل مسائل کی طرف اشارہ کرنے کے بعد بتایا کہ یہ خدا تعالیٰ سے منہ موڑنے اور محض عقل پر بکلی بھروسہ کرنے کا نتیجہ ہے کہ بنی نوع انسان غیر شعوری طور پر ہولناک تباہی کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں وہ بے خبر ہیں کہ مکمل تباہی ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ رہی ہے۔ اس حقیقت کو صرف احمدی سمجھتے ہیں اور وہی مکمل تباہی سے بچنے کی راہ بنی نوع انسان کو دکھا سکتے ہیں۔ وہی عقل کی نارسائی ان پر واضح کرکے انہیں یہ باور کرا سکتے ہیں کہ جب عقل ناکافی ہے تو کوئی تو در ہونا چاہیئے جہاں وہ عقدہ کشائی کے لئے جا سکیں اور وہ اللہ کا در ہے دوسرے انہیں یہ بات اس لئے نہیں سمجھا سکتے کہ انہوں نے خود یہ کہہ کر کہ اب زمین پر امت محمدیہ کے اندر خدا کا کوئی جلوہ ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کہ زندہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنا اب کسی کے لئے ممکن نہیں ہے خود اس در کو اپنے پر بند کر لیا ہے۔ احمدی اس قرآنی نور کی بدولت جو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے ذریعہ ملا ہے زندہ خدا کی لامحدود قدرتوں کے نئے جلوے دکھا کر اور تعلق باللہ کا عملی ثبوت پیش کرکے انہیں خدا کی طرف واپس لا سکتے ہیں۔ اور اس طرح سروں پر منڈلانے والی مکمل تباہی سے انہیں بچا سکتے ہیں حضور نے احباب کو مخاطب کرکے بڑے جذبہ و جوش کے ساتھ فرمایا کہ ہمیں چاہیئے کہ مہدی علیہ السلام کے پیرو ہونے کی حیثیت میں ہم اپنے مقام کو پہچانیں اور اپنے ایمانوں کو مضبوط سے مضبوط تر کرکے دنیا کو خدا کی حفاظت میں لانے کا وسیلہ بنیں۔

ہماری دولت

حضور نے احباب کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا آپ نوع انسانی کو مکمل تباہی سے بچانے کی خاطر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال اور اپنا وقت دیتے چلے جائیں اور یہ کبھی نہ بھولیں کہ جو لوگ خدا کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں خدا انہیں اس دنیا میں بھی خسارہ میں نہیں رہنے دیتا۔ ہرچند کہ ۱۹۴۷ء میں جماعت کے دوستوں کو کروڑوں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا لیکن خدا نے انہیں اپنی جناب سے اتنا دیا کہ انہیں لوگوں نے جن کے اموال اور جائیدادیں تلف ہو گئیں تھیں پہلے کی نسبت سات لاکھ روپے چندہ زیادہ بھجوایا لوگ کہتے ہیں کہ احمدی بڑے مالدار ہیں حالانکہ ہماری دولت پونڈ اور ڈالر نہیں ہے۔ بلکہ ہماری دولت تو وہ مخلص دل ہیں جو احمدیوں کے سینوں میں دھڑک رہے ہیں حضور نے فرمایا دنیا والے ہماری خوشیاں نہیں چھین سکتے کیا چیز ہیں "میں اور تم" کچھ بھی حیثیت نہیں ہے ہماری بامیں ہمیں کہا گیا ہے کہ جس چیز کو ہاتھ لگاؤ گے اس میں برکت رکھ دی جائے گی اور جب بھی تم خدا کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے تمہارے لئے کھولا جائیگا۔ بڑی بشارتیں ہیں جو ہمیں دی گئی ہیں لیکن یہ کبھی نہ بھولو کہ ہر بشارت اپنے ساتھ ذمہ داری لاتی ہے اور وہ اس وقت ہی پوری ہوتی ہے جب ذمہ داریوں کو ادا کیا جائے۔

کتب حضرت مسیح موعودؑ کے مطالعہ کی اہمیت

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا بار بار بالاستیعاب مطالعہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے اس امر پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ کئی ایسے ہیں جن کے پاس حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے سیٹ نہیں ہیں حضور نے فرمایا میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں کو پچاس دفعہ پڑھا ہے ہر دفعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلی دفعہ پڑھ رہا ہوں کیونکہ نئی نئی باتیں ہر دفعہ سامنے آتی ہیں حضورؑ کی کتابیں اور ان میں بیان کردہ علوم بیج کی طرح ہے میں اس بات پر یقین کے ساتھ قائم ہوں کہ انسانی عقلیں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے نئی نئی باتیں نکالتی چلی جائیں گی بدقسمت ہے وہ احمدی جو یہ کہتا یا سمجھتا ہے کہ مجھے اور میری اولاد کو مسیح موعودؑ کی کتب کی ضرورت نہیں وہ اپنے قرآن فہمی اور علوم و معارف کے دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے قرآن مجید اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب جو اس زمانہ کی ضرورت کے مطابق قرآن مجید کی تفسیر پر مشتمل ہیں ایک بیش بہا خزانہ ہیں ان میں موجودہ زمانہ کے مسائل کا حل موجود ہے (باقی صفحہ ۱۲)

قسط نمبر (۲)

حوادثِ زمانہ یا عذابِ الٰہی

از قلم محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

مذکورہ امور کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جماعتِ احمدیہ عذابِ الٰہی کا جو اسلامی فلسفہ پیش کرتی ہے اس کا مادہ پرستوں کے نظریہ سے بالواسطہ کوئی ٹکراؤ نہیں البتہ فرق یہ ہے کہ دنیادار مادہ پرست حوادثِ زمانہ کو طبعی محرکات اور موجبات کا نتیجہ قرار دینے پر ہی اکتفار کرتا ہے۔ جبکہ اسلام اس حد تک اس مادی فلسفہ کی تائید کرنے کے علاوہ یہ زائد بات بیان کرتا ہے اگرچہ تمام حوادث کی کوئی طبعی وجہ موجود ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی منظم تخلیق اور کامل نظامِ خلق کا تقاضا بھی یہی ہونا چاہئیے تھا لیکن بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی بسا اوقات اللہ تعالیٰ بلند تر مذہبی مقاصد کے حصول کے لئے انہی طبعی ذرائع کو استعمال کرتا ہے۔ ہم خود اس کے پیدا کردہ ہیں اور اسی کے تابع ہیں جب ایسا ہو اور حوادثِ زمانہ کو سزا یا تنبیہ کے طور پر استعمال کیا جائے تو اس وقت یہی طبعی قوانین جو نتیجہ ظاہر کرتے ہیں اس کا نام عذابِ الٰہی رکھا جاتا ہے اس کے برعکس قرآن کریم سے یہ بھی ثابت ہے کہ طبعی قوانین کو ایسا کہ بعض اوقات رضائے الٰہی کے خاص اظہار کے لئے ہی مسخر کیا جاتا ہے اور جب بھی ایسا ہو طبعی تغیرات کے نتیجہ میں کسی قوم یا اشخاص کے لئے غیر معمولی فضل اور رحمت کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔

حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو جہاں عذابِ الٰہی سے ڈرایا وہاں ایمان کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور رحمتوں کا وارث بننے کا وعدہ بھی دیا اور اس بات کی ترغیب بھی دی کہ بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے قوانینِ طبعی کو اپنا دشمن بناؤ اس کو راضی کر کے قوانینِ طبعی کو اپنا غلام اور خدمت گار بنا لو۔ سورۃ نوح میں اس مضمون کو نہایت لطیف رنگ میں بیان فرمایا گیا ہے اس سے اسلامی فلسفہ عذاب و ثواب بڑی آسانی سے واضح ہو جاتا ہے۔ اس امر سے تو ہماری دنیا بخوبی واقف ہے کہ حضرت نوحؑ کے لئے قوم پر بکثرت بارش کو ذریعہ عذاب بنایا گیا۔ لیکن عام طور پر اس حقیقت سے لوگ بے خبر ہیں کہ قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق یہی بارش رحمتِ الٰہی کا مظہر بن سکتی تھی۔ ایک امر تو بہر حال مقدر ہو چکا تھا کہ طبعی قوانین کے نتیجہ میں اس علاقہ میں جہاں حضرت نوح کی قوم آباد تھی بکثرت بارشیں برسنے والی تھی اس امر کا فیصلہ کہ یہ بارش رحمت کی ہو یا عذاب کی، قومِ نوحؑ پر چھوڑ دیا گیا۔ حضرت نوح کہتے ہیں :۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ
اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ يُّرْسِلِ
السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ
وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ
بَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ
جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ

(سورۃ نوح آیت ۱۱ تا ۱۳)

ترجمہ :۔ میں نے ان سے کہا اپنے رب سے استغفار کرو۔ وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ اگر تم توبہ کرو گے تو برسنے والے بادل کو تمہاری طرف بھیجے گا۔ اور مالوں اور اولاد سے تمہاری امداد کرے گا۔ اور تمہارے لئے باغات اگائے گا۔ اور تمہارے لئے دریا چلائے گا۔

اب دیکھئے کتنا پُر لطف مضمون ہے اور عقلِ انسانی کے لئے کسی اعتراض کی گنجائش نہیں چھوڑی گئی۔ وہی بارش جس کے سامان طبعی قوانین کے نتیجہ میں نامعلوم طویل مدت پہلے سے تیار ہو رہے تھے وہی بارش عذاب بن کر بھی آسکتی تھی۔ اور انعام بن کر بھی اگر انعام بن کر آتی تو اس کے نتیجہ میں حضرت نوحؑ کے قول کے مطابق جو یقیناً وحی الٰہی تھا اس طرح وقفے وقفے کے ساتھ برستی کہ سیلاب لانے کی بجائے فیض رساں نہریں بہا دیتی اور اس کے نتیجہ میں حضرت نوحؑ کی قوم کے اموال غیر معمولی برکت پاتے اور ان کے نفوس میں بھی برکت پڑتی لیکن افسوس کہ انکار نے اس پانی کو کیسے عذاب کے پانی میں تبدیل کر دیا کہ خطۂ ارض کے کونے کونے میں طوفانِ نوحؑ ایک مثل بن چکا ہے۔

پانی کا ذکر چل پڑا ہے۔ اس لئے ایک دفعہ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں پانی سے جو دو مختلف خدمات لی گئیں ان کا بیان بھی یہاں بے محل نہ ہوگا۔ ایک بات تو پہلے بیان کی جا چکی ہے کہ کس طرح پانی کو عذابِ الٰہی کے طور پر استعمال کیا گیا۔ اور فرعون اور اس کی قوم کو اس کے نتیجہ میں ہلاک کر دیا گیا۔ حضرت موسیٰؑ کے تعلق میں ہی پانی کے رحمت بننے کی ایک عملی مثال بھی موجود ہے جس پانی نے فرعون اور اس کے لشکر کو بے شمار وسائل کے باوجود مغلوب کر دیا وہ پانی جب رحمت بنا تو ایک دودھ پیتے بچے حضرت موسیٰؑ کو ایک کمزور لکڑی کے صندوق میں اپنی لہروں پر بہاتے ہوئے خطرے کی جگہ سے امن کے مقام کی طرف لے گیا اور ہلاکت کی بجائے نجات کا موجب بنا اب دیکھ لیجئے کہ بظاہر دونوں واقعات طبعی محرکات کا نتیجہ تھے۔ لیکن وہ بچہ جس نے بعد ازاں بڑے ہو کر نبوت کا دعویٰ کرنا تھا۔ اور خدا کے ایک عظیم الشان پیغمبر کے طور پر دنیا میں ظاہر ہونا تھا۔ اس کو تو انتہائی کمزوری، ناطاقتی اور کم مائیگی کے باوجود پانی ہلاک کرنے کی قدرت نہیں پا سکتا لیکن اس کے عظیم الشان اور دنیاوی لحاظ سے انتہائی طاقتور دشمن کو اپنے قوی وسائل کے باوجود خس و خاشاک کی طرح بہائے جاتا ہے۔ اہلِ بصیرت کے لئے اس میں فکر و تدبر کے سامان موجود ہیں۔

عذابِ الٰہی کی قسمیں

جیسا کہ پہلے ذکر چکا ہے قرآن کریم کی رو سے تمام مادی تغیرات کو مشیتِ الٰہی کے ماتحت عذاب کا ذریعہ بھی بنایا جا سکتا ہے اور انعام کا بھی جہاں تک عذاب کا تعلق ہے عذاب کی حسبِ ذیل صورتوں کا قرآن کریم میں واضح ذکر موجود ہے۔

(۱) مسلسل شدید بارش اور زمین کے پانی کی سطح کا بلند ہونا جس کے نتیجہ میں ایسا ہولناک سیلاب ظاہر ہو کہ علاقے کی تمام آبادی غرق ہو جائے۔

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ
فَانْتَصِرْ ۝ فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ
السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ زصلے
وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا
فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ
قَدْ قُدِرَ ۝

(سورت القمر آیت ۱۱-۱۳)

ترجمہ :۔ آخر اس (نوحؑ) نے اپنے رب سے دعا کی۔ اور کہا مجھے دشمن نے مغلوب کر لیا ہے۔ پس تو میرا بدلہ لے جس پر ہم نے بادل کے دروازے ایک جوش سے بہنے والے پانی کے ذریعے کھول دیئے اور زمین میں بھی ہم نے چشمے چھوڑ دیا۔ پس (آسمان کا) پانی (زمین کے پانی کے ساتھ) ایک ایسی بات کے لئے اکٹھا ہو گیا جس کا فیصلہ ہو چکا تھا۔

(۲) ایسی منحوس تیز ہواؤں کا چلنا جو مسلسل جاری رہیں یہاں تک کہ آبادیاں ویران ہو جائیں گی اور انسانی لاشیں ٹوٹے ہوئے درختوں کی طرح ہر طرف بکھری ہوئی دکھائی دیں۔

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ
عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا
فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۝
تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ
اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝

(سورۃ القمر آیت ۱۹-۲۱)

ترجمہ :۔ عاد قوم نے بھی اپنے رسول کا انکار کیا تھا پھر دیکھو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا تھا ہم نے ان پر ایک ایسی ہوا بھیجی جو تیز چلنے والی تھی۔ اور ایک دیر تک رہنے والے منحوس وقت میں چلائی گئی تھی۔ وہ لوگوں کو اس طرح اکھیڑ پھینکتی تھی گویا وہ کھجور کے ایسے تنے ہیں جن کا اندر کا گودا کھایا ہوا تھا۔

(۳) زمین یا آسمان سے ایسی خوفناک گرج یا دھماکوں کا ظاہر ہونا جن کے نتیجہ میں آسمان پتھر برسانے لگے مثلاً آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹ جانے کے نتیجے میں بستیوں کا جو حال ہوتا ہے بعینہٖ اس قسم کی حالت کا ذکر عذابِ الٰہی کی صورت میں حسبِ ذیل آیت میں ملتا ہے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
مُشْرِقِيْنَ ۝ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا
سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ
حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝

سورۃ الحجر آیت ۷۴ تا ۷۵)

ترجمہ :۔ اس پر اس موعود عذاب نے انہیں (یعنی لوطؑ کی قوم کو) دن چڑھتے ہی پکڑ لیا۔ جس پر ہم نے اس بستی کی اوپر والی سطح کو اس کی نچلی سطح کر دیا اور ان پر سنگریزوں سے بنے ہوئے پتھروں کی بارش برسائی

(۴) ایسی آندھیوں کا مسلسل

جاری رہنا جو جتی اور ریت کے نتیجہ میں بستیوں کو اس طرح دفنا دیں کہ محض دیکھنے کے لئے گھروں کے نشان باقی رہ جائیں۔

"تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝

ترجمہ:- یہ ہوا اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کرتی جاتی تھی پس نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر صبح ایسے وقت میں آئی کہ صرف ان کے گھر ہی نظر آتے تھے (سب قوم ریت میں دب گئی) اسی طرح ہم مجرم قوم کو سزا دیتے ہیں۔

(۵) ایسے پے در پے سیلابوں کا آنا جو کسی خطۂ زمین کی ہیئت ہی بدل ڈالیں اور زرخیز طاقتور زمینوں کو بنجر اور بیکار زمینوں میں تبدیل کر دیں۔ جہاں بدذائقہ جنگلی پھلوں، جھاؤ جیسی جڑی بوٹیوں اور جنگلی بیریوں کے سوا اور کچھ نہ اُگ سکے۔

فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ ۝

(سورۃ سبا آیت ۱۷)

ترجمہ:- پھر بھی انہوں نے حق سے پیٹھ پھیر لی تب ہم نے (ان کو حق پانے سے محروم قرار دیکر) ان پر ایسا عذاب بھیج دیا جو ہر چیز کو تباہ کرتا جاتا تھا اور ہم نے ان کے دو اعلیٰ درجہ کے باغوں کی جگہ ان کو دو ایسے باغ دیئے جن کے پھل بدمزہ تھے اور جن میں جھاؤ پایا جاتا تھا یا کچھ تھوڑی سی بیریاں تھیں۔

(۶) زلازل کا آنا جن کے نتیجہ میں زمین تہہ و بالا ہو جائے اور انسانی آبادیاں دھنس جائیں۔

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا ۝

(سورۃ الشمس آیت ۱۵)

ترجمہ:- لیکن انہوں نے نبی کی بات نہ مانی بلکہ اس کو جھٹلایا اور وہ اونٹنی جس سے بچتے رہنے کا انہیں حکم دیا گیا تھا۔ انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں جس کی وجہ سے اللہ نے ان کو خاک میں ملانے کا فیصلہ کر دیا اور ایسی تدبیریں کیں کہ ایسا ہی ہو گیا۔

(۷) ایسی طویل خشک سالی جس سے زمین کا پانی بھی سوکھ جائے اور اتنا گہرا چلا جائے کہ اس کا نکالنا انسانی مقدرت سے بڑھ جائے۔ جیسے فرمایا:-

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ ۝

(سورۃ الملک آیت ۳۱)

ترجمہ:- تو یہ بھی کہہ دے کہ مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر تمہارا پانی زمین کی گہرائی میں غائب ہو جائے تو بہنے والا پانی تمہارے لئے خدا کے سوا کون لائے گا۔

(۸) قحط کا ظاہر ہونا اور قوم کا شدید خوف وہراس میں مبتلا ہو جانا۔

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝

(سورۃ النحل آیت ۱۱۳)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ (تمہیں سمجھانے کے لئے) ایک بستی کا حال بیان کرتا ہے جسے (ہر طرح سے) امن حاصل ہے اور اطمینان نصیب ہے۔ ہر طرف سے اس کا رزق اسے بافراغت پہنچ رہا ہے پھر (بھی) اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی۔ اس کی ناشکری پر اللہ نے اس کے باشندوں پر ان کے اپنے گھناؤنے عمل کی وجہ سے بھوک اور خوف کا لباس نازل کیا ہے۔

(۹) قوموں اور ملکوں کا خوفناک جنگوں کے ذریعہ ایک دوسرے کو تباہ برباد کرنا جس کے نتیجے میں مختلف قسم کی تکالیف کا المناک سلسلہ دیکھنا پڑے۔ جو کئی قسم کی تنگیاں اور مشکلات قوموں پر وارد کرتا ہے یہاں الضَّرَّاءِ سے مراد غالباً ایسی تمام سختیاں اور تکلیفیں ہیں جو بڑی بڑی جنگوں کے بعد عموماً قوموں کو گھیر لیتی ہیں مثلاً آزادیوں کا سلب ہونا۔ اقتصادیات کا تباہ ہونا معاشرہ اور تہذیب و تمدن میں فساد ظاہر ہونا۔ وبائی امراض کا پھوٹنا وغیرہ وغیرہ۔

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ۝

(سورۃ الاعراف آیت ۹۵)

ترجمہ:- ہم نے کسی شہر کی طرف کوئی رسول نہیں بھیجا (مگر یوں ہی ہوا کہ) ہم نے اس میں بسنے والوں کو سختی اور مصیبت سے پکڑ لیا تاکہ وہ عاجزی اور زاری کریں۔

(۱۰) پرندوں کا عذاب الٰہی بن کر کسی قوم پر اترنا۔ جیسے فرمایا:-

وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِّيلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ ۝

(سورۃ الفیل آیت ۴-۵-۶)

ترجمہ:- اور ان (کی لاشوں) پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے (جو) ان (کے گوشت) کو سخت قسم کے پتھروں پر مارتے (اور نوچتے) تھے۔ سو اس کے نتیجہ میں اُس نے انھیں ایسے بھوسے کی مانند کر دیا جسے جانوروں نے کھا لیا ہو۔

(۱۱) کسی بڑی جھیل یا ڈیم کا اس طرح اچانک تباہ ہو جانا کہ گویا پوری کی پوری جھیل کسی قوم پر عذاب کی شکل میں الٹ دی گئی ہو۔

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝

(سورۃ الفجر آیت ۱۴-۱۵)

ترجمہ:- جس پر تیرے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ تیرا رب یقیناً گھات میں (لگا ہوا) ہے۔

(۱۲) موسمی تغیرات کے نتیجہ میں خشکی تری اور ہوا کے ایسے جانوروں کا بکثرت پیدا ہو جانا۔ جو مشیت الٰہی کے مطابق کسی قوم میں عذاب کے سے حالات پیدا کر دیں یا مختلف بیماریوں کی افزائش کا موجب ہوں مثلاً ٹڈی دل، مینڈک، جوئیں، پسو، مچھر اور اسی قسم کے دوسرے حشرات الارض اور ایسے جراثیم جو خونی بیماریاں پیدا کر دیں مثلاً پیچش اور جریان خون سے تعلق رکھنے والی بیماریاں وغیرہ۔

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُفَصَّلَاتٍ

(سورۃ الاعراف آیت ۱۳۴)

ترجمہ:- تب ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون بھیجا۔ یہ الگ الگ نشان تھے۔

(۱۳) کسی قوم پر ایسی دوسری قوم کو مسلط کرنا جو ان کو طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کریں اور ایسا ایمان لانے کے نتیجہ میں نہ ہو بلکہ دیگر عوامل اس کے ذمہ دار ہوں۔ مثلاً یہود کے متعلق قرآن کریم کی یہ خبر کہ ان کے لئے مقدر کیا گیا ہے کہ قیامت تک ان پر ایسی قومیں مسلط رہیں جو انہیں طرح طرح کے عذاب دیں۔

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ج وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

(سورۃ الاعراف آیت ۱۶۸)

ترجمہ:- اور یاد کر جب تیرے رب نے اعلان کر دیا کہ ان (یہود) پر قیامت کے دن تک ایسے لوگ مقرر کر دے گا جو انہیں تکلیف دہ عذاب دیتے چلے جائیں گے (پھر کیا ایسا ہوا یا نہیں ہوا؟) تیرا رب یقیناً بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

عذاب کی جتنی قسمیں اوپر بیان ہوئی ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ چار معروف عناصر طبعی میں سے ان کا تعلق تین عناصر سے نظر آتا ہے لیکن چوتھے عنصر کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ یہ سب عذاب کی قسمیں مٹی، پانی یا ہوا سے تعلق رکھتی ہیں یا اُن جانوروں سے تعلق رکھتی ہیں جو مٹی، پانی یا ہوا میں بسنے والے ہیں لیکن چوتھے عنصر یعنی آگ کے عذاب کا گزشتہ قوموں کے تعلق میں کہیں ذکر نہیں ملتا۔ یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ آگ کے ابتلاء سے نیک بندوں کی آزمائش کی گئی۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کے واقعہ میں اور سورۃ بروج کے بیان کردہ مضمون سے واضح ہے۔ لیکن جہاں تک آگ کے عذاب کا تعلق ہے آگ کے عذاب کا اس دنیا میں گزری ہوئی اُمتوں کے بیان میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ لیکن جہاں تک قرآن کریم کی پیشگوئیوں کا تعلق ہے۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلسل انکار کے نتیجہ میں قوموں کو آئندہ آگ کا عذاب بھی دیا جانا مقدر تھا۔ قرآن کریم کی مختلف آیات میں اس کا اشارۃً یا صراحتاً ذکر ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

انْطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ۝ لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ۝ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝

(سورۃ المرسلٰت ع)

ترجمہ:- (اے منکرو) (ان سے کہیں گے) جس چیز کو تم جھٹلاتے تھے اسی کی طرف جاؤ یعنی اس سایہ کی طرف جاؤ جس کے تین پہلو ہیں۔ نہ تو وہ سایہ دیتا ہے اور نہ تپش سے محفوظ رکھتا ہے بلکہ وہ اتنے اونچے کہ گویا وہ بڑے بڑے جہازوں کے بادبان والے زرد رنگ کے معلوم ہوتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں پر تباہی آئے گی۔

ملے سوط جوہڑ کو بھی کہتے ہیں یعنی اس نشیب وار زمین کو بھی سوط کہا جاتا ہے جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے۔ (اقرب الموارد) اگر سوط کے معنی جوہڑ کے لئے جائیں تو مفہوم یہ ہوگا کہ جوہڑ سارے کا سارا ان پر الٹا دیا جائے گا۔

اس آیت میں جو نقشہ کھینچا گیا ہے وہ زمانہ حاضرہ کی جنگوں سے بہت ملتا جلتا ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں پہلی مرتبہ جنگ کا مہیب سایہ تین نمایاں شعبے رکھتا ہے۔ فضائی، بری اور بحری۔ اور یہ تینوں شعبے آگ برسانے والے ہیں۔ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ میں قلعوں کی طرح جو بلند شعلے پھینکنے کا منظر ہے وہ بعینہٖ جدید آلاتِ حرب کے آگ اُگلنے کی تصویر ہے۔ اسی طرح سورۃ الہمزۃ میں جس آگ سے ڈرایا گیا ہے۔ اس کا بھی عہد حاضر سے تعلق معلوم ہوتا ہے۔ فرمایا:۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ
الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ
يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ
كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۫ۖ
وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ؕ
نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ الَّتِيْ
تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ اِنَّهَا
عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ فِيْ عَمَدٍ
مُّمَدَّدَةٍ ؒ

(سورۃ الہمزۃ آیت ۲-۱۰)

ترجمہ:۔ ہر غیبت کرنے والے اور عیب چینی کرنے والے کے لئے عذاب ہے۔ جو مال کو جمع کرتا ہے اور اس کو شمار کرتا رہتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کے نام کو باقی رکھے گا۔ ہرگز ایسا نہیں (جیسا کہ اس کا خیال ہے بلکہ) وہ یقیناً اپنے مال سمیت حطمہ میں پھینکا جائے گا اور (اے مخاطب) تجھے کیا معلوم ہے کہ یہ حطمہ کیا شے ہے؟ یہ (حطمہ) اللہ کی خوب بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو دلوں کے اندر تک جا پہنچے گی پھر وہ آگ سب طرف سے بند کر دی جائے گی۔ تاکہ اس کی گرمی ان کو اور بھی زیادہ تکلیف دہ محسوس ہو اور وہ لوگ لمبے ستونوں کے ساتھ بندھے ہوئے ہوں گے۔

یہاں کسی فرد کا نہیں بلکہ ایک قوم کا ذکر معلوم ہوتا ہے کیونکہ فردِ واحد خواہ کیسا ہی امیر کیوں نہ ہو وہ کبھی بھی یہ وہم نہیں کر سکتا کہ اس کا مال اس کو ہمیشہ کی زندگی عطا کر سکتا ہے۔ البتہ ایسی قومیں جن کو دولت کا غلبہ نصیب ہو جائے۔ دولت کے بل بوتے پر ضرور اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جایا کرتی ہیں کہ ان کا غلبہ ہمیشہ باقی رہے گا۔ ان کو جس عذاب سے خبردار کیا گیا ہے وہ بھی ایسا آگ کا عذاب ہے۔ جو اپنی شدت کی وجہ سے دلوں پر جھپٹتا ہے یعنی آن واحد میں دلوں سے زندگی اُچک لینے والا ہے۔ آج کل کے ایٹمی ہتھیار بالکل اسی نقشہ پر پورا اُتر رہے ہیں اور ایٹم بم کے پھٹنے سے پہلے اس کے مرکز کا کھینچ کر ملا ہو جانا نیز حطمہ کے معنی ریزہ ریزہ کی ہوئی شیٔ یعنی باریک ترین ریزے یہ دونوں امور بھی اسی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ بہر حال جس آگ کے عذاب کی خبر دی گئی ہے وہ اسی دنیا سے تعلق رکھتا ہے اور اسی کے نتیجہ میں اس متکبر، مال و دولت کے نشہ میں سرشار قوم کی تباہی معلوم ہوتی ہے جو اس دنیا میں ہمیشہ رہنے کے خواب دیکھ رہی ہو۔

مذکورہ بالا آگ کے عذاب کی پیش خبریوں کو اگر پہلے مضمون کے ساتھ ملا لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ چاروں عناصر یعنی — پانی۔ مٹی۔ ہوا اور آگ اللہ تعالیٰ کے تصرف کے تحت عذاب کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں اور یہی وہ چاروں عناصر ہیں جو انعام کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ پس عذاب کے لئے طبعی توانین کا مسخر ہونا ہرگز کسی اچنبے کی بات نہیں۔ لازماً ہر قسم کے نقصان اور خسارے انہی طبعی عناصر کے ساتھ وابستہ ہیں۔

یہ کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ دنیا میں ہمیشہ ہر زمانے میں ایسے تغیرات ہوتے ہی رہتے ہیں۔ جن کے نتیجے میں آگ، پانی، ہوا اور مٹی کبھی انسان کو خسارہ دے رہے ہوتے ہیں۔ کبھی نقصان، کبھی تنگی کے سامان پیدا کرتے ہیں۔ کبھی آسائش کے۔ تو کیوں بلا وجہ اس کو غیر معمولی تصرف الٰہی قرار دیا جائے اور کیوں بعض حالات کو بعض اوقات انہیں خاص تصرفات کا نام دیا جائے۔ جب سے دنیا بنی ہے ایسا ہوتا چلا آیا ہے یہ کوئی نیا سوال نہیں۔ اور جدید زمانے کے انسان نے اس اعتراض کے ذریعہ ایسی نئی بات پیدا نہیں کی جو پہلے انسانوں کو نہ سوجھی ہو۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ بعینہٖ یہی اعتراض انبیاء پر کیا گیا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ
نَّبِيٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا
بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ
لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۞ ثُمَّ
بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ
حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ
اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ
فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ
لَا يَشْعُرُوْنَ ۞

(سورۃ الاعراف آیت ۹۵-۹۶)

ترجمہ:۔ اور ہم نے کسی شہر کی طرف کوئی رسول نہیں بھیجا (مگر یوں بھی ہوا کہ) ہم نے اس میں بسنے والوں کو سختی اور مصیبت سے پکڑ لیا تاکہ وہ عاجزی اور زاری کریں۔ پھر ہم نے تکلیف کی جگہ سہولت کو بدل دیا یہاں تک کہ جب وہ ترقی کر گئے اور کہنے لگے کہ تکلیفیں اور سکھ تو ہمارے باپ دادوں پر بھی آیا کرتے تھے (اگر ہمیں آئے تو کوئی نئی بات نہیں) پس ہم نے ان کو اچانک عذاب سے پکڑ لیا اور وہ سمجھتے نہ تھے (کہ ایسا کیوں ہوا)۔"

ہمارا یہ محض کہہ دینا کہ یہ اعتراض قدیم سے کیا جا رہا ہے۔ کوئی مثبت تسلی بخش جواب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جب تک ہم ان تغیرات کو جو عذاب الٰہی کا نام پاتے ہیں۔ دوسرے عام تغیرات سے ممتاز کر کے اس طرح پیش نہ کریں کہ ایک بیّن فرق نظر آنے لگے اور دل مطمئن نظر آنے لگیں اور یہ کہ دونوں طبعاً ایک ہونے کے باوجود دونوں الگ الگ دائروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس وقت تک یہ مضمون مکمل نہیں ہو سکتا۔ قبل ازیں فرعون کی ہلاکت کے ذکر میں ایک ایسا پہلو بیان کیا جا چکا ہے۔ جو فرعون کی ہلاکت کے طبعی سامان کو اس سے ملتے جلتے دوسرے واقعات سے قطعی طور پر ممتاز کر کے دکھاتا یعنی قرآن کی پیش گوئی کے مطابق فرعون کی لاش کا انتہائی مشکل حالات میں محفوظ رکھا جانا اور سینکڑوں سال کے بعد دریافت ہو کر انسان کے لئے عبرت کا نشان بننا۔ اس واقعہ کو عذاب الٰہی ثابت کرنے کا ایک ٹھوس ثبوت پیش کرتا ہے لیکن اس پر بات ختم نہیں ہو جاتی۔ قرآن کریم ایسے نمایاں اور واضح دلائل پیش کرتا ہے جن پر غور کرنے سے ایک منصف مزاج کی عقل بآسانی مطمئن ہو سکتی ہے۔

عذاب الٰہی کا نظام اگرچہ ایک پہلو سے عام طبعی قوانین سے تعلق رکھتا ہے مگر بعض دوسرے پہلوؤں سے ایسی الگ اور ممتاز حیثیت رکھتا ہے کہ دونوں میں نمایاں فرق ہو جائے۔ اس حصہ مضمون پر ہم آئندہ روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ یہ سوال بھی زیر بحث لائیں گے کہ جب کوئی قوم عذاب الٰہی میں مبتلا کی جائے یا کسی قوم پر عذاب الٰہی نازل ہونے کی خبر دی جائے تو مومنین کی جماعت پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور ان کا کیا ردِّ عمل ہونا چاہیئے۔ مضمون کا یہ حصہ موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ کی صحیح تربیت کے لحاظ سے بہت اہم ہے اور اس بارہ میں لاعلمی کے نتیجہ میں اس بات کا احتمال ہے کہ بعض احمدی ایسا ردِّ عمل دکھائیں جو سنّتِ انبیاء اور مومنوں کی شان کے خلاف ہو۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں محفوظ رکھے آمین!

بقیہ صفحہ ۵:۔ اور موجودہ زمانے کے مسائل کا حل دُنیا کے سامنے پیش کر کے اسے اُس مکمل تباہی سے بچائیں جو بنی نوع انسان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی ہے اور یوں انہیں تباہی سے بچانے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور مسلسل دعائیں کریں کیونکہ احمدیت کے طفیل اس زمانہ میں قبولیتِ دُعا کا حظ ہمیں عطا کیا گیا ہے۔

حضور نے اپنے اس پُر معارف اور بصیرت افروز خطاب کو اس دُعا پر ختم کیا کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنا مقام پہچاننے اور اُس کے مطابق اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اور اسے اپنا شکر گزار بندہ بنائے اور جتنی نعمتیں اس نے اب تک اُس پر نازل کی ہیں، آئندہ ان سے بڑھ کر نعمتیں اس پر نازل فرمائے۔

حضور کا یہ پُر معارف اور بصیرت افروز خطاب ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہا جس کے اختتام پر ساڑھے نو بجے رات حضور نے ایک پُر سوز اجتماعی دُعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ دعا ختم ہوتے ہی احباب نے اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، انسانیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے نعرے بلند کئے اور ہال اُن کے پُر جوش نعروں سے گونج اُٹھا۔

درخواستِ دُعا:۔ جماعتِ احمدیہ یاری پورہ کے کافی بچے اسکولوں اور کالجوں کے مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت سے سب بچوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے

خاکسار عبد الحمید ٹاک یاری پورہ

منقولات

مغربی عورت کی حالت قابل رحم

کہنے کو مغرب میں عورت کو "بہتر نصف" کہا جاتا ہے۔ مگر عملاً اُس کی حالت قابل رحم ہے۔ بیوی کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ بچوں کی نگہداشت نہیں۔ ناجائز معاشقے معاشرتی زندگی کا جزو لاینفک ہیں۔ عصمت ایک فرسودہ اور فراموش کردہ لفظ ہے۔ ان حالات نے وہاں کی عورت کے لئے بے شمار معاشرتی، نفسیاتی اور اخلاقی الجھنیں پیدا کر دی ہیں۔ جو روز بروز پیچیدہ سے پیچیدہ تر ہوتی جا رہی ہیں۔ یہ ہے مغربی عورت کی صد سالہ جنگ آزادی کا ثمرہ۔ کہ عورت مرد کے برابر آنے کی کوشش میں اپنا وقار۔ اپنا آرام۔ اپنی عصمت۔ اپنا مرتبہ سب کچھ کھو بیٹھی ہے اور محض لونڈی بن کے رہ گئی ہے۔ دفتر کی سیکرٹری ہو گی۔ یا آرٹ اور کلچر کے اداروں کی رکن۔ ان کی حیثیت محض کھلونوں کی رہ گئی ہے۔ جن سے مرد اپنا دل بہلاتے ہیں۔ ایک حالیہ جائزہ کے مطابق مغرب میں ۶۰ فیصدی بچے ناجائز ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہاں برتھ کنٹرول کے طریقے بھی خاصے ترقی یافتہ ہیں۔ ان کا استعمال عام ہے۔ اسی سے آپ وہاں کی اخلاقی بے راہ روی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

مغربی عورت بھول چکی ہے کہ عورت کا رتبہ اور احترام ماں بننے میں ہے۔ جو عورت بچوں کو بوجھ سمجھتی ہے۔ ایک وقت آتا ہے۔ جب وہ خود سوسائٹی کے لئے بوجھ بن جاتی ہے۔ جو عورتیں صرف بدنی دلکشی کو معاشرے میں مقام حاصل کرنے کا ذریعہ بناتی ہیں۔ ان کی زندگی میں ایک دن ایسا آتا ہے۔ جب وہ ہر مقام و مرتبہ سے محروم ہو جاتی ہیں۔ مغرب میں "آزادی خواتین" نے گھر اور خاندان کے اداروں کو تباہ کیا۔ اس سے وہاں کی سوسائٹی کا سارا تار و پود بکھر گیا۔ پرانی اعلیٰ روایات ختم ہو گئیں۔ بچوں پر کوئی نظم و ضبط نہیں رہا۔ لڑکے اور لڑکیاں چھوٹی عمر سے۔ جب شعور پختہ نہیں ہوتا۔ جذبات کی تیز و تند ہواؤں اور طوفانوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دئے گئے۔ گرداب سے بچ گئے تو گرمیوں کی نذر ہو گئے۔ یورپ اور امریکہ میں بظاہر تعدد ازدواج کی مخالفت ہے۔ مگر غور سے دیکھا جائے تو وہاں بالعموم عملاً ہر شخص ایک سے زائد بیویاں رکھتا ہے۔ البتہ وہ ان کی اور ان سے پیدا ہونے والی اولاد کی کفالت کا ذمہ دار نہیں ہوتا۔

(اخبار ہمارا سماچار مورخہ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۷۶ء صفحہ کالم ۱)

افسوس! مکرم ڈاکٹر رفیع اللہ صاحب آف فیض آباد وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

خاکسار کو مورخہ ۹ر۱۱ بذریعہ تار اطلاع ملی کہ خاکسار کے بھانجے مکرم ڈاکٹر رفیع اللہ صاحب ساکن فیض آباد یوپی مورخہ ۹ر۱۱ کو فیض آباد میں بعارضہ قلب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے اور مخلص احمدی تھے۔ مرحوم موصی تھے اور اپنے پیچھے ۵ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ حافظ عنایت علی شاہجہانپوری قادیان۔

اعلانِ نکاح

مکرمہ سیدہ منصورہ خاتون صاحبہ بنت مکرم سید منظور احمد صاحب ساکن بھوبنیشور کے نکاح کا اعلان مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ نے -/۳۵۰۵ روپیہ حق مہر پر مکرم شیخ شفیق احمد صاحب ابن مکرم شیخ منیر احمد صاحب ساکن کیرنگ کے ساتھ مورخہ ۱۱ر۷۶ بعد نماز مغرب مسجد مبارک قادیان میں فرمایا۔ اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔ مکرم سید منظور احمد صاحب نے -/۱۰ روپیہ درویش فنڈ میں اور -/۵ روپے اعانت بدر اور -/۵ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا فرمائے ہیں۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر دو خاندانوں اور اسلام و احمدیت کے لئے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔ خاکسار۔ قریشی محمد شفیع عابد درویش قادیان۔

رپورٹ ہفتہ تحریک جدید لجنہ اماء اللہ قادیان

لجنہ اماء اللہ قادیان کی اکثر ممبرات تحریک جدید کے وعدے میں اپنے خاوندوں کے ساتھ شامل ہیں۔ جو بہنیں لجنہ کی معرفت تحریک جدید کا چندہ ادا کرتی ہیں۔ چنانچہ امسال ۵۸ لجنہ کی ممبرات کا وعدہ لجنہ اماء اللہ کی معرفت لیا گیا جس کی کل رقم ۷۵۱ روپے تھی جن میں سے بعض بہنوں نے وعدے کے ساتھ ہی نقد ادائیگی کر دی تھی۔ ان کے علاوہ باقی بہنوں سے سال کے دوران میں بقایا جات چندہ وصول کرتی رہی۔ ماہ اکتوبر کے ابتداء میں خاکسارہ نے تحریک جدید کے وعدہ جات کی وصولی کا جائزہ لیا۔ پھر ہفتہ تحریک جدید منانے کے سلسلہ میں سیکرٹری صاحبہ مال کے ہمراہ ان بہنوں کے گھر جا کر جن کے ذمہ ابھی چندے کی رقم باقی رہتی تھی۔ وصولی کی کوشش کی جس کے نتیجہ میں تقریباً سب بہنوں نے اپنا وعدہ ادا کر دیا سوائے چار بہنوں کے جنہوں نے اپنی مالی مشکلات کا اظہار کیا لیکن جلد ادائیگی کا وعدہ بھی کیا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کی مشکلات دور کرے اور ادائیگی کی توفیق دے۔ آمین

اس دوران جو رقم تحریک جدید کے وعدہ جات کی وصول کی گئی تھی وہ داخل خزانہ کرا دی گئی۔

چونکہ سال ختم ہو رہا ہے اس لئے پہلے ہفتہ تحریک جدید کے ماتحت لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں بہنوں کے سامنے تحریک جدید کی اہمیت بیان کی جا کر نئے سال کے وعدہ جات بھی لئے گئے۔ جس کی لسٹ تیار کر کے دفتر میں بھجوائی گئی۔ ۵۷ ممبرات نے اپنے وعدے نقد ادا کر دیئے ہیں۔ اس سال ۷۷-۱۹۷۶ء کے کل ۱۰-۷۶۲ رقم کے وعدہ جات لکھے گئے ہیں۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے بھی اور میری جملہ عہدیداروں کو توفیق دے کہ ہم تعاون کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ اور حضور کی ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے عملدرآمد کرنے والیاں ہوں اور ممبرات کو اس پر عمل پیرا آمادہ کرانے والیاں ثابت ہوں۔ آمین

خاکسارہ۔ صادقہ خاتون صدر لجنہ اماء اللہ قادیان۔

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۵ر۱۱ کو عزیزہ رفعت النساء صاحبہ بنت مکرم چوہدری عمر الدین صاحب درویش کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس سے قبل ان کا نکاح مکرم عبدالرقیب ولی صاحب آف امریکہ کے ساتھ ہو چکا تھا۔ چنانچہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد مکرم عبدالرقیب ولی صاحب درویشان کی کثیر تعداد کے ساتھ مکرم چوہدری عمر الدین صاحب کے مکان تشریف لے گئے اور وہاں پر تلاوت و نظم کے بعد حضرت امیر صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بھی اس تقریب میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث برکت بنائے۔ آمین

نوٹ:۔ مکرم عبدالرقیب ولی صاحب کو درویشان کی طرف سے فرداً فرداً مبلغ -/۱۱ روپے بطور نذرانہ پیش کئے گئے۔ جسے انہوں نے بعد میں مبلغ -/۱۰۰ روپے درویش فنڈ اور مبلغ -/۱۰ روپے اعانت بدر میں ادا فرما دیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ (ایڈیٹر بدر)

اخبارِ قادیان

○۔ مکرم جلیل احمد صاحب تیجو آف ماریشس مورخہ ۱۲ر۱۱ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۴ر۱۱ کو واپس تشریف لے گئے۔ ○۔ مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح مورخہ ۱۵ر۱۱ کو بعد زیارت مقامات مقدسہ واپس تشریف لے گئے۔

○۔ مورخہ ۱۱ر۱۱ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد سلیمان صاحب بہاری کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے محمد سلطان نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب زچہ بچہ کی صحت اور نومولودہ کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں ○۔ مورخہ ۱۵ر۱۱ کو مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ننگلی درویش اپنی بڑی لڑکی کو اس کی شادی کے سلسلہ

(باقی صفحہ کالم ۳)

وصیّتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۲۲۶:۔ میں امۃ اللہ محمودہ بیگم زوجہ مکرم سید شہامت علی صاحب۔ قوم احمدی پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۸ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۵-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ صد روپے ۵۰۰/- تھا۔ جسے اپنے خاوند سے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔ لیکن اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اپنی وصیت میں ادا کر دونگی۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک طلائی انگوٹھی اور ایک عدد ناک میں پہننے والی کیل کل وزن چار گرام جس کی قیمت مبلغ دو صد روپیہ ۲۰۰/- ہے۔ میری ماہوار آمدن کوئی نہیں ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اس کے بعد جو جائیداد یا آمد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر بھی میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ امۃ اللہ محمودہ بیگم۔ گواہ شد۔ سید شہامت علی خاوند موصیہ (میں اپنی اہلیہ کے حق مہر کی ادائیگی کا ذمہ لیتا ہوں)۔ گواہ شد۔ بشیر احمد ناصر گیانی۔

وصیت نمبر ۱۴۲۴۷:۔ میں سیدہ امۃ القدوس بنت مکرم سید شہامت علی صاحب قوم سید۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۱۸ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۵-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میں نصرت گرلز ہائی سکول صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ملازم ہوں۔ مجھے ماہوار ۱۴۰/- روپے تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک طلائی انگوٹھی وزن تین گرام جس کی قیمت مبلغ یکصد پچاس ۱۵۰/- روپیہ ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میں اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میری وفات پر جو بھی میرا متروکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ سیدہ امۃ القدوس۔ گواہ شد۔ سید شہامت علی۔ گواہ شد۔ بشیر احمد ناصر گیانی۔

وصیت نمبر ۱۴۲۴۸:۔ میں شبیر محمد گجراتی ولد مکرم ولی محمد صاحب گجراتی۔ قوم وڑائچ۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۱ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۵-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

خاکسار کی کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ البتہ جائیداد منقولہ کی صورت میں ایک ریسٹ واچ مالیتی ۱۲۵/- روپیہ۔ اور کتب مالیتی ۲۵/- روپے کل ۱۵۰/- روپیہ کا ہے۔ میرا گذارہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مل رہی تنخواہ پر ہے جو اس وقت ۹۰/- اور مہنگائی الاؤنس ۳۵/- = ۱۲۵/- روپے ماہوار ہے۔ خاکسار اپنی جائیداد منقولہ اور آمد ماہوار پر ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہے۔ آمد کی کمی و بیشی کی اطلاع خاکسار سیکرٹری بہشتی مقبرہ کو دیتا رہے گا۔ اگر آئندہ زندگی میں کوئی جائیداد غیر منقولہ پیدا کروں یا میری وفات پر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ شبیر محمد گجراتی۔ گواہ شد۔ مرزا منور احمد آڈیٹر۔ گواہ شد۔ محمد احمد خاں۔

وصیت نمبر ۱۴۲۴۹:۔ میں فریدہ عفت بنت مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب۔ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۵-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ البتہ عارضی طور پر میں نصرت گرلز اسکول قادیان میں بطور معلمہ کام کر رہی ہوں۔ اور میری ماہوار آمد جو عارضی ہے ۱۳۰/- روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں نے کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد پیدا کی یا مجھے ملی تو میں اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دونگی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ فریدہ عفت۔ گواہ شد۔ محمد عمر علی مدرس مدرسہ احمدیہ۔ گواہ شد۔ منیر احمد خادم۔

وصیت نمبر ۱۴۲۵۰:۔ میں نجیبہ نصرت بنت مکرم محمد شفیع صاحب عابد۔ قوم قریشی۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر تاریخ پیدائش ۱۹۵۸ء۔ پیدائشی احمدی۔ قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۶-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی آمد یا جائیداد نہیں ہے۔ البتہ والد صاحب کی طرف سے ۵/- روپیہ ماہوار ملتے ہیں۔ آئندہ جس قدر بھی آمد یا جائیداد ہوگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ کو دیتی رہونگی۔ اور اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جو بھی متروکہ ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ نجیبہ نصرت۔ گواہ شد۔ فیض احمد گجراتی درویش۔ گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد والد موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۴۲۵۱:۔ میں اکرام محمد احمدی ولد اسرار محمد صاحب مرحوم۔ قوم شیخ۔ پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن رانٹھ۔ ڈاکخانہ رانٹھ۔ ضلع ہمیرپور۔ صوبہ یوپی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کی اصل جائیداد مبلغ ۱۹۱۴۰/- (انیس ہزار یکصد چالیس روپے) ہے میری اس وقت باٹا کے جوتوں کی تجارت ہے۔ جس سے میری ماہوار آمدن مبلغ ۲۰۰/- (دو صد روپے) ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر میری آمدن یا کوئی قسم کی بھی جائیداد میں اضافہ ہو تو میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور صدر انجمن احمدیہ میری اس آمدن و جائیداد پر حاوی ہوگی۔

العبد۔ اکرام محمد احمدی۔ گواہ شد۔ ظہیر احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد۔ انوار احمد صدر جماعت احمدیہ۔

اخبار قادیان بقیہ صہ ۹:۔ میں واہگہ بارڈر پر رخصت کیا۔ مورخہ ۱۱/۱۳ کو مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ننگلی کے مکان میں حضرت بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث برکت بنائے۔ آمین ○۔ مکرم سید محمد شریف شاہ صاحب درویش کی آنکھوں کا امرتسر ہسپتال میں اپریشن ہو چکا ہے۔ احباب سید صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ○۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش کے بازو پر سے اور مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم حکمت اللہ صاحب کی ٹانگ پر سے دوبارہ لگا ہوا پلستر عنقریب اتارا جانے والا ہے۔ احباب ہر دو کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ○۔ مورخہ ۱۱/۱۲ کو مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا اجتماعی وقار عمل اور مورخہ ۱۱/۱۲ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ و طلباء کا اور مورخہ ۱۱/۱۴ کو جنرل وقار عمل منایا گیا جس میں جملہ ناظر صاحبان و افسران صیغہ جات اور کارکنان نیز صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ اراکین مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ شریک ہوئے ○۔ مکرم عبد الرقیب ولی صاحب آف امریکہ مورخہ ۱۱/۱۲ کو اپنی شادی کے سلسلہ میں قادیان تشریف لائے۔

جلسہ سالانہ قادیان میں آپ کی شرکت

(بقیہ صفحہ ۲)

اور جن دوستوں کو تو جلسہ سالانہ میں بذاتِ خود شمولیت اختیار کرنے کی سعادت حاصل ہو جاتی ہے وہ تو خود اس کے عینی گواہ ہوتے ہیں۔ اور جو اپنی مجبوریوں کے سبب حاضری سے معذور ہوتے ہیں وہ اس تفصیلی رپورٹ سے جلسہ کے مبارک ایام میں جلسہ کے تقریری پروگرام اور اس کے ساتھ ساتھ دوسرے روحانی پروگرام جو ذکرِ الٰہی، اجتماعی عبادتوں اور دعاؤں پر مشتمل ہوتے ہیں، اس کے مطالعہ سے اپنی روحانی تشنگی دور کر لیتے ہیں۔ اور وہ دوست جو خود شریکِ جلسہ ہوئے اُن کی خوش قسمتی کا تو کہنا ہی کیا۔ ہر شخص جو اس الٰہی جلسہ میں شریک ہوتا ہے، وہ ایک لمبے عرصہ تک اس کے روحانی سرور سے اپنے وطن پہنچ کر بھی بیش لطف اندوز ہوتا رہتا ہے جس کی میٹھی یاد کبھی بھی اس کے ذہن سے محو نہیں ہوتی۔ نہ صرف یہ بلکہ اگلے جلسہ کے لئے بھی اسے کشاں کشاں مرکزِ سلسلہ میں لے آتی ہے۔

ابھی آپ نے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد میں آخری نمبر پر جو باہمی مطالعہ کی یہ بات بھی ۱۸۹۱ء اور ۱۹۷۶ء کے درمیانی زمانہ، روحانی انقلاب کے رونما ہونے کے لحاظ سے بڑی ہی اہم قرار پاتی ہے۔ کہ آج سے ۸۴ سال پہلے کے حالات جب کہ کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ کوئی دن ایسا بھی آنے والا ہے کہ یورپ و امریکہ کا سفید فام حکمران قوموں کے افراد مشرق میں مبعوث ہونے والے ایک شخص کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اُس کی جماعت میں اس انداز میں شریک ہوتے چلے جائیں گے کہ اُن کا خلوص اور جذبہ خدمتِ دین نسلی مسلمانوں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہوگا۔ اور اُن کی فدائیت اور اخوتِ اسلام کو دیکھ کر مشرق میں آباد نسلی مسلمان بھی اپنے آپ کو معمولی خیال کریں گے۔

اخبار بدر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورۂ امریکہ و کینیڈا کی رپورٹیں شائع ہو رہی ہیں۔ آپ نے ان کے مطالعہ سے کافی حد تک اس حقیقت کو معلوم کر لیا ہوگا کہ کس قدر مخلص ہیں وہاں کے نومسلم احمدی بھائی! اور کس قدر ہے اُن کے دلوں میں اسلام کی خدمت اور اشاعت کی غیر معمولی تڑپ!! اور کس قدر عشق و محبت سے بھرے ہوئے ہیں اُن کے دل پیارے نبی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ـــــ!!!

صرف یورپ و امریکہ کی بات ہی نہیں بلکہ افریقہ، انڈونیشیا کے جزائر اور دوسرے براعظموں سے حلقہ بگوشِ اسلام ہونے والوں کا دینِ اسلام سے خلوص اور محبت مثالی رنگ رکھتا ہے۔

پس اے بھائیو! جلسہ سالانہ کے مبارک دن جلد آنے والے ہیں۔ ان دنوں کی برکات سے وافر حصہ پانے کے لئے آپ حتی المقدور قادیان پہنچنے کی کوشش کریں۔ جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں کے حق میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو عظیم القدر دعائیں کی ہیں وہ ایک الگ پُرلطف باب ہے جس پر ہم کسی آئندہ وقت میں عرض کریں گے۔ ویسے تو ہر وہ بھائی جس نے اس الٰہی جلسہ میں ایک بار شرکت کی، اُس کی دلی تمنا یہی ہوتی ہے کہ وہ آئندہ بھی آتا رہے اور اس سے روحانی استفادہ کرتا رہے۔ نہ صرف خود بلکہ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ اپنی نئی پود کو بھی مرکزِ سلسلہ سے متعارف اور مانوس کرنے کے لئے ساتھ لایا جائے۔ اس طرح ان کے علم و عرفان میں بھی اضافہ ہوگا اور آپ کے خاندان میں اسلام و احمدیت کے متعلق علی وجہ البصیرت ایمان پیدا ہو کر اُن خدماتِ دینیہ کے لئے بشاشتِ قلبی پیدا ہوگی جس کی اس وقت اسلام کو ضرورت ہے۔ اور ہر مسلمان پر ایک اہم فریضہ کے طور پر اس کی ادائیگی لازم قرار پاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور قدم قدم پر آپ کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے ثمرات حاصل ہوتے رہیں۔ آپ خیریت سے آئیں۔ خیریت سے مرکزِ سلسلہ میں قیام فرما ہوں اور روحانیت سے اپنی جھولیاں بھر بھر کر خیریت یہاں سے واپس اپنے وطنوں کو لوٹیں۔ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ ۔

جلسہ سالانہ کے بعد واپسی سفر کیلئے ریلوے ریزرویشن

جو دوست جلسہ سالانہ قادیان سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنی ریلوے سیٹیں یا برتھ جلسہ سالانہ کے انتظام کے ماتحت ریزرو کروانا چاہتے ہوں، وہ فوری طور پر اطلاع دیں تا اُن کی سیٹیں یا برتھ حسبِ حالات ریزرو کروائی جا سکیں۔ اور ساتھ ہی رقم بھی ضرور بھجوا دیں۔ اس سلسلہ میں حسبِ ذیل امور کی وضاحت ضروری ہے:

(۱) تاریخ واپسی (۲) نام سٹیشن جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے (۳) درجہ (۴) نام سفر کنندہ (۵) جنس (یعنی مرد یا عورت، بچہ یا بچی) (۷) پورا یا نصف ٹکٹ (۸) ٹرین کا نام جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔ خدا تعالےٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور سفر کو موجبِ برکت بنائے۔ آمین۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

اشتہار!

محمد علی کی آپ بیتی

نئی دنیا اردو میں پہلی بار خبر پیش کر رہا ہے

محمد علی کے ہاتھوں لکھی گئی وہ کتاب جس نے دنیا میں تہلکہ مچا دیا ● یہ آپ بیتی امریکا کے تمام کالوں اور دنیا کی تمام اقلیتوں کے جذبات کی ترجمانی کرتی ہے ● یہ آپ بیتی کسی بھی سنسنی خیز ناول سے زیادہ دلچسپ ہے ● علی کی کتاب پر اب ہالی وڈ میں ایک عظیم الشان فلم بن رہی ہے۔

محمد علی کی یہ دھماکہ خیز آپ بیتی اُردو کے مقبول ترین ہفت روزہ نئی دنیا میں قسط وار شائع ہو رہی ہے۔ آج ہی تازہ کاپی ایجنٹ سے طلب کیجئے یا ۲۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر سالانہ خریدار بن جائیے (منیجر نئی دنیا۔ نظام الدین ویسٹ مارکیٹ۔ نئی دہلی ۱۳)

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ:—

THE KERALA HORNS
EMPORIUM
TC. 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (Kerala)
PIN- 695009.

PHONE NO. 2351.
P.B. NO. 128.
CABLE:— "CRESCENT."

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

جلسہ سالانہ ربوہ کے انعقاد کی نئی تاریخیں

۱۰، ۱۱، ۱۲ دسمبر ۱۹۷۶ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار

محترم جناب ناظر صاحب خدمت درویشان ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ ربوہ کی تاریخیں (بعض خاص حالات کی وجہ سے) مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر سے بدل کر ۱۰-۱۱-۱۲ دسمبر مقرر کی ہیں۔

احباب جماعت ان نئی تاریخوں کو خود بھی نوٹ فرمالیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی اطلاع کر دیں ۔

ربوہ میں ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات کا التواء

مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات ربوہ میں عموماً ماہ اکتوبر میں ہوا کرتے ہیں۔ حسب سابق اس سال بھی ایسے اجتماعات مقررہ تاریخوں میں منعقد کئے جانے والے تھے۔ لیکن الفضل ۲۱ میں شائع شدہ اطلاعات سے علم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کے افسران نے ان اجتماعات کی منظوری دینے کے بعد نامعلوم وجوہات کی بناء پر انتہائی تنگ وقت میں منسوخ کر دی ہے۔

چنانچہ ہر سہ تنظیموں کی طرف سے ان اجتماعات کے التواء کا باضابطہ اعلان کیا گیا ہے۔ آئندہ تاریخوں کا اعلان بعد میں ہوگا۔

مرکزی مساجد اقصیٰ و مبارک

کے لئے دریاں

قادیان کی مرکزی مساجد (مسجد اقصیٰ و مسجد مبارک) کے لئے ۲۵ × ۴ (پچیس فٹ لمبی - چار فٹ چوڑی) پچاس (۵۰) عدد دریاں مطلوب ہیں۔ ایک دری کی خرید پر ایک سو تیس روپے خرچ آتے ہیں۔ دریاں جائے نماز کے نقش والی ہوتی ہیں استطاعت رکھنے والے دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ اگر کوئی دوست پوری دریاں یا ان کی قیمت دے سکتے ہوں۔ یا احباب ایک ایک۔ دو دو یا کچھ دریاں دے کر دے سکتے ہوں۔ یا کچھ دوست مل کر ایک یا دو دریوں کے لئے رقم دے سکتے ہوں۔ تو ایسی تمام رقوم دریوں کی خرید کے لئے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھجوا دیں اور تصریح کر دیں کہ یہ رقم خرید دریوں کے لئے ہے۔ تاکہ جلسہ سالانہ سے پہلے ہی مساجد میں نمازیوں کے لئے دریوں کا انتظام کر دیا جائے۔

مرزا وسیم احمد
ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

شادی فنڈ

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ایک مد "شادی فنڈ" کی قائم ہے جس میں سے درویشوں کے بچوں کی شادیوں کے مواقع پر امداد دی جاتی ہے۔ اس فنڈ کو اس وقت مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے درویشوں کے قریباً دو سو بچے (لڑکے۔ لڑکیاں) اس وقت شادی کے قابل ہیں۔ بعض مخلصین احباب نے اس فنڈ میں بہت ہی قابل قدر تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خوشی کے مواقع پر اپنے درویش بھائیوں کی شادیوں کے لئے حسب حالات رقوم مد "شادی فنڈ" میں ارسال کرتے رہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس

بتاریخ ۲۷، ۲۸ نومبر ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ و اتوار

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے امسال آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس بتاریخ ۲۷ و ۲۸ نومبر ۱۹۷۶ء کو کلکتہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں جملہ مذاہب و ملت کے دودوان اور علماء اپنے اپنے پیشواؤں کی تعلیمات و سیرت پاک سے متعلق تقاریر فرمائیں گے۔

لہذا احباب سے التماس ہے کہ وہ کثرت سے اس بابرکت کانفرنس میں شمولیت فرمائیں نیز دردمندانہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب کرے اور خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

اس سلسلہ میں ضروری خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر فرمائیں۔

MOULVI SULTAN AHMED SAHIB
ZAFAR. H.A.
Ahmadiyya Missionary Incharge.
205 New Park Street
CALCUTTA-17

خاکسار:
محمد نور عالم احمدی
امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

احمدیہ کانفرنس جمشید پور (بہار)

بتاریخ ۲۰-۲۱ نومبر ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ و اتوار

قارئین بدر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۰ و ۲۱ نومبر ۱۹۷۶ء کو جماعت احمدیہ جمشید پور کی طرف سے احمدیہ کانفرنس کا انعقاد ہونا قرار پایا ہے جس میں ہر مذہب اور ملت کے علماء اپنے اپنے پیشواؤں اور ان کی تعلیم اور زندگی کے بارے میں تقاریر فرمائیں گے۔

لہذا زیادہ سے زیادہ احباب اس کانفرنس میں شمولیت کی کوشش فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب کرے۔ آمین۔

P.O. MANGO - JAMSHEDPUR
(BIHAR)

خاکسار:
ناصر احمد صدر جماعت احمدیہ جمشید پور

قادیان میں عید کی قربانیاں

احباب جلد اطلاع دیں!

حسب سابق اس مرتبہ بھی عید الاضحیہ کے مبارک موقعہ پر بیرونجات کے احباب کی طرف سے قربانیوں کے جانور ذبح کئے جانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسے کرنے سے آسانی کیساتھ ان صاحب کے ذمہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم احباب کے استعمال میں آتا ہے جو احباب قادیان میں قربانی کروانا چاہتے ہوں۔ وہ فی جانور 150/- روپے کے حساب سے رقم ارسال فرمائیں تاکہ بروقت قربانی کے جانور کا اہتمام کیا جا سکے اگر رقم وقت پر نہ پہنچنے کا خدشہ ہو تو احباب ترسیل زر کے ساتھ ہی بذریعہ خط یا تار نیچے لکھے پتہ پر اطلاع دیں کہ ان کی طرف سے بروقت قربانی کر دادی جائے اور رقم بعد میں ارسال کر دی جائے گی ۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان